سولھواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 26 جنوری 2010

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

ضلع جھنگ-مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور ممبران کی تفصیل

*131: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع جھنگ کی مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمین اور ممبران کے ناموں کی تفصیل مارکیٹ کمیٹی وائز فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 29 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 15 مئی 2008)

جواب

وزیر زراعت

ضلع جھنگ کی مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمین اور ممبران کے ناموں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	نام آخری چیئرمین	پیریڈ	نام ممبران	نام آخری غیر سرکاری ایڈمنسٹریٹر	موجودہ پوزیشن
1-	جھنگ صدر	میاں محمد اقبال موہل	01-02-2002 تا 19-05-2005	1-خواجہ معین الدین 2-حاجی منیر احمد 3-سید مروت شاہ 4-طاہر عباس سیال 5-اللہ دتہ نول 6-میاں شوکت عباس 7-سردار بخش ناگا 8-حاکم خان سیال 9-تصور احمد 10-ملک محمد اشرف	سلطان محمود حسنانہ 23-05-05 تا 25-04-08	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) از مورخہ 26-04-08

				11-سرور پہلوان 12-غلام نبی 13-راناعبدالسلام 14-ملک نور محمد 15-صوفی محمد اشرف 16- EDO Agri سرکاری ممبر		
-2	چنیوٹ	سید افضل شاہ	01-02-2002 تا19-5-2005	1-چودھری اظہر اقبال 2-سردار عاصم ضمیر 3-چودھری کالے خان 4-سرفراز جپہ 5-ریاض حسین 6-اشرف محمود 7-فاروق احمد 8-جاوید اقبال 9-ڈی ڈی او (ایکسٹینشن)	طارق صغیر 20-09-05 تا30-04-08	ڈی ڈی او (ایکسٹینشن) چنیوٹ از مورخہ 1-5-08
-3	شور کوٹ	مہر جہانگیر حیدر بھروانہ	01-02-2002 تا 19-05-2005	1-مظہر عباس 2-عمر دراز سرگانہ 3-مظفر عباس 4-لیاقت علی 5-ظفر علی	مہر ضیغم عباس 23-05-05 تا25-04-08	اے او (ای اینڈ ایم) جھنگ از26-04-08

				6-محمد صدیق 7-ابوبکر صدیق 8-غلام عباس 9-ڈی ڈی او (ایکسٹینشن)		
-4	شاہ جیونہ	سید حیدر علی شاہ	01-02-2002 تا 19-05-2005	1-غلام محمد 2-ناصر عباس 3-محمد اقبال خان 4-امیر حمزہ 5-قلب عباس شاہ 6-ملک شاہنواز 7-ملک شیر محمد 8-حاجی محمد رمضان 9-زراعت آفیسر (ایکسٹینشن)	افتخار احمد بسلانہ 23-05-05 تا19-02-08	ڈی ڈی او (ایکسٹینشن) جھنگ از 26-4-08
-5	لالیاں	مہر سکندر حیات لالی	1-02-2002 تا19-05-05	1-خضر حیات لالی 2-خضر حیات 3-محمد فاروق 4-شہباز خان ریحان 5-شیخ محمد حنیف 6-شیخ نذیر احمد 7-مسٹر احمد 8-صفدر علی گل 9-اے او (ایکسٹینشن)	لیاقت علی لالی 19-10-07 تا25-04-08	اے او (ایکسٹینشن) لالیاں از 26-04-08

(تاریخ وصولی جواب 23 فروری 2009)

2005 پنجاب سیڈ کارپوریشن میں بھرتی ہونے والے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیل

*133: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پنجاب سیڈ کارپوریشن میں کتنی آسامیاں کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں، نیز یکم جنوری 2005 سے آج تک کل کتنی اسامیوں پر کن کن افراد کو کس کس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا ان کے نام تعلیمی قابلیت عہدہ اور تاریخ بھرتی کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 24 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 15 مئی 2008)

جواب

وزیر زراعت

پنجاب سیڈ کارپوریشن میں اس وقت جو اسامیاں خالی ہیں ان کی تفصیل تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز یکم جنوری 2005 سے لے کر پنجاب سیڈ کارپوریشن میں اب تک جن افراد کی کنٹریکٹ پر بھرتی کی گئی ہے ان کی تعداد 82 ہے جن کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ اور تاریخ بھرتی کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 اکتوبر 2008)

حکومت پنجاب کی زرعی پالیسی و دیگر تفصیلات

*876: چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب کی زرعی پالیسی کیا ہے، کب اور کس نے بنائی، اس کی ترجیحات اور اہداف کیا ہیں؟

(ب) صوبہ پنجاب کی فصلات گندم، کپاس، گنا، چاول، آلو، مکئی کے لئے کیا اہداف مقرر کئے گئے ہیں، ان اہداف کو مقرر کرنے کے لئے کیا طریقہ کار ہے اور ان کے حصول میں کون کون سے عوامل اور محکمہ زراعت کا کردار کیا ہے۔ان کی پیداوار، لاگت اور فروخت کیلئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں، اس میں اسمبلی ممبران کی مشاورت کہاں کہاں تک حاصل کی گئی ہے، کیا زرعی پالیسی اور دیگر معاملات اسمبلی میں پیش کئے جائیں گے؟

(ج)صوبہ پنجاب میں سبزیوں اور دالوں کی پیداوار اور ایکسپورٹ کیلئے کیا پالیسی بنائی گئی ہے اور کب اور کس نے بنائی ہے،اس کے اہداف اور آئندہ کیلئے کیا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے؟

(د)کیا یہ درست ہے کہ سبزیوں،پھلوں اور پھولوں کی پیداوار کے لئے حکومتی سطح پر کوئی پالیسی یا منصوبہ سازی نہ ہے اور انہیں ایکسپورٹ کرنے کیلئے حکومتی سطح پر انتظامات یا سہولیات مہیا نہ کی جارہی ہیں،اگر فنڈز یا سہولیات مہیا کی گئی ہیں،اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 24جون2008ترسیل 31جولائی2008)

<u>جواب موصول نہیں ہوا</u>

<u>حکومت پنجاب کی مارکیٹنگ پالیسی و دیگر تفصیلات</u>

<u>*877:چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ:</u>کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)حکومت پنجاب کی مارکیٹنگ پالیسی کیا ہے،کب بنائی گئی ہے اور کس نے بنائی ہے اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب)صوبہ پنجاب کی مارکیٹ کمیٹوں کا کیا کردار ہے،کیا مارکیٹ کمیٹیاں اپنا کردار صحیح ادا کر رہی ہیں،اگر نہیں تو اس کی وجوہات اور تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج)صوبہ پنجاب میں زرعی فصلات سبزیوں،دالوں،پھلوں اور پھولوں کیلئے مارکیٹنگ کا ناقص نظام ہونے کی وجہ سے ہماری زراعت ترقی نہ کر رہی ہے،بلکہ کسانوں کا معاشی استحصال ہو رہا ہے،اس کی وجوہات اور آئندہ کے لئے منصوبہ بندی سے آگاہ فرمائیں،اس کے سدباب کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(د) صوبہ پنجاب کی شہری و دیہی آبادی کو مارکیٹنگ کا نظام صحیح اور جدید بنا کر مہنگائی پر قابو پایا جا سکتا ہے،اگر ہاں تو اس کے لئے منصوبہ بندی سے آگاہ فرمائیں،اگر نہیں تو وجوہات اور تفصلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 24جون2008ترسیل 31جولائی2008)

<u>جواب موصول نہیں ہوا</u>

گوجرانوالہ میں جدید کاشتکاری کے سلسلہ میں سہولیات کی فراہمی کا مسئلہ

*943: محترمہ محمودہ چیمہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں جدید کاشتکاری کے سلسلے میں محکمہ زراعت کاشتکاروں کو کیا سہولتیں پہنچا رہا ہے؟

(ب) محکمہ زراعت کا عملہ (فیلڈ سٹاف) کتنے عرصہ بعد کاشتکاروں کو صلاح مشورہ دینے کیلئے کاشتکاروں کے پاس جاتا ہے، اسکی تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 30 جون 2008 ترسیل 29 جولائی 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) *کاشتکاروں کو جدید کاشت کے لئے گاوں گاوں تربیت۔

*کاشتکاروں کو گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت دو لاکھ روپے سبسڈی پر ٹریکٹر کی فراہمی۔

*کاشتکاروں کو مقابلہ جات کے لئے ٹریکٹر اور دوسرے زرعی آلات کی فراہمی جس میں گوجرانوالہ کے کاشتکار نے پنجاب بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے 75 ہارس پاور کا ٹریکٹر حاصل کیا۔

*کاشتکاروں کو آلات زرعی کی 50 فیصد سبسڈی پر فراہمی۔

*کاشتکاروں کو سبزیوں کی پیداوار میں اضافہ کے لئے تربیت بذریعہ فارمر فیلڈ سکول۔

*کاشتکاروں کو سبزیوں کی بے موسمی کاشت کی ترغیب کے لئے واک ان ٹنل اور پست ٹنل کی 50 فیصد سبسڈی پر فراہمی۔

(ب) محکمہ زراعت کا فیلڈ سٹاف ضلع گوجرانوالہ میں کاشتکاروں کو فصلات کے بارے میں صلاح مشورہ دینے کے لئے ہفتہ بھر دستیاب ہوتا ہے۔ فیلڈ سٹاف کا کام ہی فیلڈ میں رہ کر کسانوں کو درپیش مشکلات کا ازالہ کرنا ہے۔ محکمہ زراعت (توسیع) کا مقصد موزوں ترین قابل عمل مستحکم اور منافع بخش زرعی ٹیکنالوجی کو فروغ دینا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ زراعت کے فیلڈ سٹاف کو زراعت سے وابستہ کسان برادری سے مسلسل رابطہ رکھنے کے لئے ہر گاؤں میں ایگریکلچرل ہب قائم کی گئی ہے۔ اس کے تحت ہر فیلڈ اسسٹنٹ اپنی یونین کونسل کے ہر گاؤں سے ایک ترقی

پسند کسان منتخب کرے گا- منتخب کسان کے فارم کو گردونواح کے کسانوں کی راہنمائی کے لئے نمائشی سنٹر کے طور پر استعمال کیا جارہاہے- جہاں فیلڈ اسسٹنٹ طے شدہ پروگرام کے مطابق ہفتہ میں ایک دن دیگر کسانوں کو اکٹھا کر کے منظور شدہ فنی امور پر تربیت دے رہاہے-

(تاریخ وصولی جواب 24 جنوری 2010)

گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت کسانوں کو سبسڈی دینے کا معاملہ

*944: محترمہ محمودہ چیمہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے اپنے پہلے دور حکومت میں کسانوں کیلئے ٹریکٹروں پر سبسڈی دے رکھی تھی؟

(ب) گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت کسانوں کو سبسڈی کن نرخوں پر اور کب سے دی جارہی ہے، اسکی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 30 جون 2008 تاریخ ترسیل 29 جولائی 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت اپنے پہلے دور حکومت میں کسانوں کے لئے 5000 ٹریکٹروں پر ایک لاکھ فی ٹریکٹر سبسڈی صوبائی حکومت کی طرف سے اور ایک لاکھ روپے وفاقی حکومت کی طرف سے 1998 میں دے چکی ہے۔

(ب) گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت کسانوں کو 10 ہزار ٹریکٹرز 2 لاکھ روپے سبسڈی پر پچھلے سال دیئے گئے۔ اس سال بھی 10 ہزار ٹریکٹرز کاشتکار بھائیوں کو دیئے جارہے ہیں۔ جس سے پنجاب میں مشینی کاشت کو فروغ حاصل ہوگا۔ گرین ٹریکٹر سکیم کے لئے درخواست فارم اور دیگر شرائط کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جنوری 2010)

پی ایچ اے کی موجودگی میں ڈائریکٹوریٹ آف فلوری کلچر کا جواز

*1179: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈائریکٹوریٹ آف فلوری کلچر کے قیام کے اغراض ومقاصد بیان کریں؟

(ب)مذکورہ ڈائریکٹوریٹ کے کتنے ریسرچ اسٹیشن کس کس جگہ قائم ہیں اوران میں کس قسم کی ریسرچ کی جاتی ہے؟

(ج)اس کے کتنے ذیلی ادارہ جات ہیں،ان میں کس کس قسم کے کورسز کروائے جاتے ہیں،یہ کورسز کتنی مدت کے ہیں اوران کورسز کی افادیت بیان کریں؟

(د)کیایہ درست ہے کہ اس ڈائریکٹوریٹ کی افادیت ختم ہوچکی ہے کیونکہ اس کا مقصد بڑے شہروں میں پھول،پودے لگانے اور ان کی نئی اقسام پیدا کرنا ہے؟

(ہ)کیایہ بھی درست ہے کہ اب ہر بڑے شہر میں ڈویلپمنٹ اتھارٹی بن چکی ہے،ان اتھارٹیز نے پھولوں /پودوں پر ریسرچ کرنے کے اپنے ادارے اوراپنی نرسریز قائم کرلی ہیں؟

(و)کیایہ بھی درست ہے کہ لاہور جیسے بڑے شہر میں پی ایچ اے بن چکی ہے جس کا بنیادی مقصد ہی پھولوں /پودوں کی ریسرچ ہے؟

(ز)کیایہ بھی درست ہے کہ ان اتھارٹیز کے قائم ہونے سے ڈائریکٹوریٹ آف فلوری کلچر کی افادیت بالکل ختم ہوچکی ہے اوریہ ڈایکٹوریٹ ایک سفید ہاتھی کی مانند ہے؟

(ح)کیاحکومت اس ڈائریکٹوریٹ کو ختم کرنے اوراس کے ملازمین کوکسی اور جگہ تعینات کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

(تاریخ وصولی 22 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 12 اگست 2008)

جواب

وزیرزراعت

(الف)نظامت گلبانی وچمن آرائی (تربیت و تحقیق) پنجاب لاہور پاکستان کاواحدادارہ ہے جوکہ پنجاب بھر میں تربیت و تحقیق کی خدمات سرانجام دے رہاہے۔اس نظامت کے ذیلی شعبہ جات کے اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں:۔

اغراض ومقاصد

- فلوریکلچر اینڈلینڈسکیپنگ ٹریننگ سنٹر،لاہور

ملک بھر سے آنے والے محکموں کے کارکنوں کو گلبانی وچمن آرائی کی تربیت فراہم کرنا

- تحقیق

اعلیٰ معیار کے پھولوں کی پیداوار کے لئے مناسب اورقابل ثبوت (قائم رہنے والی) ٹیکنالوجی مہیاکرنا۔

- گرین بیلٹ پراجیکٹ

اس پراجیکٹ کے تحت پنجاب بھر میں گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت کروائی جاتی ہے اور سبزیات کے بیج مہیا کئے جاتے ہیں مزید برآں عوام کو سبزیات کے بارے لٹریچر اور ایڈوائزری خدمات کے لئے بھی عملہ شب و روز مصروف عمل رہتا ہے۔

(ب)ڈائریکٹوریٹ آف فلوریکلچر اینڈ لینڈ سکیپنگ (تربیت و تحقیق) پنجاب لاہور کے مندرجہ ذیل ریسرچ اسٹیشن ہیں۔

1)ہارٹیکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ فار فلوریکلچر اینڈ لینڈ سکیپنگ، راولپنڈی

2)ہارٹیکلچر ریسرچ سب سٹیشن فار فلوریکلچر اینڈ لینڈ سکیپنگ، فیصل آباد

3)ہارٹیکلچر ریسرچ سب سٹیشن فار فلوریکلچر اینڈ لینڈ سکیپنگ، ملتان

4)اسسٹنٹ ہارٹیکلچریسٹ فار فلوریکلچر اینڈ لینڈ سکیپنگ، مری

5)کٹ فلاور پراجیکٹ، راولپنڈی

ان ریسرچ سٹیشنز پر ہونے والی تحقیق درج ذیل ہے:-

1) پھولدار اور پیاز دار پھولوں پر کھادوں کی تحقیق

2) بیرون ممالک کے پھولوں اور پودوں کو اکٹھا کر کے ان کے تعداد بڑھانے پر تحقیق

3)کٹ فلاورز کے معیار کو قائم رکھنے پر تحقیق

4) کلیڈیم پر کھادوں کے اثرات

(ج)نظامت گلبانی و چمن آرائی (تربیت و تحقیق) پنجاب، لاہور کے تحت درج ذیل ادارہ جات ہیں۔

1)فلوریکلچر اینڈ لینڈ سکیپنگ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ لاہور

2)تربیت مالی کلاسز دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر باغ جناح، لاہور

1) فلوریکلچر اینڈ لینڈ سکیپنگ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، لاہور

ان کورسز کی مدت:	ایک سال میں کورسز کی تعداد
ایک سال (ڈپلومہ)	ایک
سہ ماہی	دو
چھ ہفتے	ایک
دو ہفتے (لیڈیز)	دو

سلیبس

موسمی پھولوں کی کاشت زیبائشی پھولوں کی کاشت سدا بہار پھولدار پودے گھر کے اندر اور باہر رکھے جانے والے زیبائشی پودے زیبائشی درخت، جھاڑیاں اور بیلیں، چمن آرائی (لینڈ سکیپنگ ہارڈ اینڈ سافٹ) پودوں کی افزائش نسل کرنا اور لان وغیرہ تیار کرنا آرائش گل (فریش و ڈرائی)

2) دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر باغ جناح لاہور

مالی کلاسز چار ماہ دو

افادیت:۔

نظامت گلبانی و چمن آرائی (تربیت و تحقیق) پنجاب، لاہور 2649 شرکا کو تربیت مکمل کروا چکا ہے۔یہ تربیت یافتگان ملک میں پھولوں سے متعلق انڈسٹری کی ترویج و ترقی کے لئے سرگرم عمل ہیں۔جس کی مثال دن بدن بڑھنے والی نرسریوں اور پھولوں کی دکانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد ہے۔پرائیویٹ پبلک سیکٹر کے شرکائ کے علاوہ مختلف محکمہ جات کے ملازمین جن میں آرمی کے جوان، پولیس کے اہلکاران، محکمہ تعلیم، محکمہ جنگلات، پنجاب کارپوریشن، پی آئی اے، مختلف ڈویلپمنٹ اتھارٹیز، گورنر ہاؤس، پنجاب کے ملازمیں، دیگر صوبہ جات اور پی ایچ اے سے بھی ملازمین تربیت حاصل کرنے کے بعد اپنے اپنے محکموں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔گل گلائل (Gladiolus) کے بارے میں اس ادارہ کے قیام سے قبل کوئی تعارف نہ تھا۔آج کٹ فلاورز (گلائل، ڈے للی، گلاب، ٹیوب روز) عوام کی بنیادی ضروریات میں شامل ہو چکے ہیں۔

باغ جناح میں 300 سے زائد اقسام کے درخت، جھاڑیاں، بیلیں، ہربز، کریپرز اور پھولوں نے اسے باٹنی کے طلبا و سائنسدانوں اور تحقیق کرنے والوں کے لئے ایک منفرد باغ کا درجہ دیا ہوا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ باقی صوبوں میں بھی اس طرز کے ادارے کھولے جائیں۔

اس ادارہ کی کاوشوں سے ہی ملک سے پھولوں کی برآمد شروع ہوئی، یہ ادارہ ایک فیکٹری ہے جو کورسز مکمل کروا کر ملک بھر میں ماہرین پیدا کر رہا ہے لینڈ سکیپنگ کی تربیت کے بعد یہاں کے تربیت یافتگان عوام میں لینڈ سکیپنگ کی اہمیت کا شعور اجاگر کرنے میں معاون ثابت ہوئے ہیں۔لانز، فوارے لگانے اور آبشاروں کی

تیاری کے لئے ادارہ کی طرف سے فری ایڈوائزری سروسز فراہم کی جاتی ہیں اور اب ہر گھر پارک ادارہ لینڈ سکیپنگ کو اپنے لئے لازم وملزوم سمجھتا ہے۔

(د) نظامت گلبانی وچمن آرائی (تربیت و تحقیق) پنجاب، لاہور 1987 میں حکومت نے ملکی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے قائم کیا۔ قیام کے بعد یہ ادارہ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے شب وروز محنت کرتے ہوئے آج ملک کو اس نہج پر لے آیا ہے کہ پھول اور پتے اس ملک سے برآمد ہو رہے ہیں۔ یہ واحد ادارہ ہے جو فلوریکلچر اور لینڈ سکیپنگ میں پنجاب بھر بلکہ پاکستان سے آنے والے مرد و خواتین کو تربیت فراہم کر رہا ہے اور تربیت حاصل کرنے کے بعد یہ تربیت یافتگان نہ صرف ملک بھر میں پھولوں، آرائشی پودوں اور لینڈ سکیپنگ سے منسلک ہو کر اپنا روزگار اور کاروبار شروع کرتے ہیں بلکہ ملک سے باہر جا کر بھی اپنی خدمات کے عوض حاصل ہونے والے معاوضے سے ملکی معیشت کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ اس جرات مندانہ کارکردگی کا اعزاز باغ جناح اور مرکز گلبانی وچمن آرائی کو جاتا ہے۔ اس ادارہ کا کام شہروں میں پھول پودے لگانا نہیں ہے بلکہ عوام کو پھول اور پودے لگانے کا طریقہ سکھانا ہے گو کہ ان پھولوں اور پودوں کی نئی اقسام پیدا کرنا ہے۔ لیکن دنیا میں دن بدن نئے پھول اور پودے متعارف ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہمارے ریسرچر ہر لمحہ نئی تحقیقی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا کام جاری رکھتے ہیں۔ اس نظامت کی نمایاں کارکردگی سے اس کی افادیت ومقبولیت ختم نہیں بلکہ دن بدن بڑھ رہی ہے۔

(ہ) ڈائریکٹوریٹ آف فلوریکلچر اینڈ لینڈ سکیپنگ پنجاب، لاہور پھولوں، پودوں اور لینڈ سکیپنگ انڈسٹری کے لئے Parent department کا درجہ رکھتا ہے۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ اس ادارہ کے تربیت یافتگان یا یہاں کا عملہ ان ڈویلپمنٹ اتھارٹیز میں اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ یہ نظامت اس انڈسٹری کے لئے مرکزی حیثیت رکھتی ہے اور اس کو وسعت و ترقی دینے میں اس کا نمایاں کردار ہے۔

(و) نظامت گلبانی وچمن آرائی (تربیت و تحقیق) پنجاب، لاہور حکومت پنجاب کا واحد بنیادی ادارہ ہے۔ جس کے اغراض ومقاصد میں فلوریکلچر اینڈ لینڈ سکیپنگ میں پنجاب کے عوام کے لئے تربیت اور اس انڈسٹری کو جدید دور کے تقاضوں

سے ہم آہنگ کرنے کے لئے تحقیق شامل ہے جب کہ پی اتچ اے کے اغراض و مقاصد میں لاہور کو خوبصورت بنانا ہے اور پی اتچ اے میں ریسرچ نام کی کوئی چیز نہ ہے۔

(ز)ان اتھارٹیز کے اغراض و مقاصد ڈائریکٹریٹ آف فلوریکلچر اینڈ لینڈ سکیپنگ (تربیت و تحقیق) پنجاب لاہور سے مختلف ہیں یہ ڈائریکٹوریٹ حکومت پنجاب کی طرف سے تفویض کردہ اغراض و مقاصد کے مطابق تربیت و تحقیق کے میدان سر گرم عمل ہے تربیت حاصل کرنے کے لئے عوام جوق در جوق ادارہ کی ٹریننگز میں شامل ہوتے ہیں۔لہذا نظامت کی کارکردگی ختم نہیں ہوئی ہے اور اس ڈائریکٹوریٹ کے ہزاروں کی تعداد میں تربیت یافتگان ملک بھر میں فلوریکلچر کی ترویج و ترقی کے لئے نئی نرسریاں اور فلاور شاپس بناکر اور اپنے فارموں پر پھول اور پودے کاشت کر کے ملکی معیشیت کو مضبوط کرنے میں ہم کردار ادا کر رہے ہیں۔اس ادارہ سے تربیت حاصل کرنے والے شرکائ بیرونی ممالک میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دے رہیں اور وہاں ان کی کارکردگی کو سراہا جاتا ہے جو کہ اس ادارہ کی ملک و قوم کے لئے افادیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

(ح)یہ دنیا اب ایک Global Village بن چکی ہے۔عوام میڈیا سے بہت زیادہ منسلک ہو چکے ہیں اور وہ اپنی بہتر زندگی کے لئے خوب سے خوب ترقی تلاش میں ہیں۔پھول پودے ان کی زندگی کا لازم و ملزوم حصہ بن چکے ہیں اور اب وہ اپنے استعمال کے لئے یہ پھول پودے خود لگانا چاہتے ہیں یا اسے کاروبار کے طور پر اپنانا چاہتے ہیں۔ڈائریکٹوریٹ میں فراہم کی جانے والی تربیتی سہولتیں عوام کی ان ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔گرین بیلٹ سبزیات کے بیجوں کی تیاری و فراہمی، کچن گارڈن سے عوام کو سستے داموں تازہ سبزیاں مہیا کرنے میں سرکرداں عمل ہیں۔ہالینڈ میں اسی تربیت و تحقیق کے نتیجہ میں فلوریکلچر انڈسٹری پوری دنیا میں اپنی مثال آپ ہے۔ہالینڈ کی طرز پر عمل کرتے ہوئے اس ادارہ کو مزید فعال بنایا جائے اور ملک کے باقی صوبوں میں بھی اسی طرز کے نئے ادارے بنائے جائیں تا کہ پاکستان بھی اپنے ملک سے پھول پودے سبزیاں برآمد کر کے معیشت کو مضبوط کرے اور عوام ان پھولوں اور پودوں کے خوشگوار ماحول سے اپنی زندگیوں کو خوشحال و معطر بنا سکیں۔

باغ جناح صرف تفریحی مقاصد کے لئے نہیں بلکہ یہ باغ باٹنی کے طلبا ماہرین، ریسرچرز کے لئے صوبہ پنجاب کے تمام علاقوں اور پاکستان بھر سے آنے والوں کے لئے مثالی درسگاہ کی طرز کا باغ ہے-یہ ڈائریکٹوریٹ اس باغ کے معیار کو قائم رکھنے کے لئے ہر لمحہ کوشاں رہتا ہے-کیونکہ اس ڈائریکٹوریٹ میں تعینات ملازمین ماہرین ہیں اور فلوریکلچر پر ان کی کمانڈ ہے اور اسی شعبہ کے لئے ان کی کارکردگی دیگر شعبہ جات کی نسبت اچھے نتائج کی حامل ہے-

(تاریخ وصولی جواب 18 ستمبر 2008)

پنجاب میں 2005 میں باسمتی چاول کی پیداوار و دیگر تفصیلات

*1274: میاں شفیع محمد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2005 میں پنجاب میں باسمتی چاول کی کتنی پیداوار حاصل ہوئی اور اس میں سے کتنا چاول برآمد کرنے کے لئے وفاقی حکومت کو دیا گیا؟

(ب) پنجاب بھر میں مونجی چھڑنے کی کتنی (Rice Mills) سرکاری و نجی شعبہ میں موجود ہیں، کتنی چل رہی ہیں اور کتنی بند پڑی ہیں جو بند پڑی ہیں ان کے دوبارہ پیداوار شروع کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(ج) چاول کی بین الاقوامی معیار کی پیکنگ کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں نیز Exporters کی حوصلہ افزائی کے لئے کیا مراعات وفاقی حکومت سے حاصل کی جا رہی ہے؟

(د) کیا حکومت ارکان اسمبلی اور Exports پر مشتمل ایک ایسی کمیٹی تشکیل دینے کو تیار ہے جو مذکورہ مسائل کو حل کرنے کے لئے غور و حوض کر کے اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کرے اور بعد ازاں یہ رپورٹ اسمبلی میں زیر بحث لائی جائے؟

(تاریخ وصولی 2 اگست 2008 تاریخ ترسیل 8 ستمبر 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) 06-2005 میں پنجاب میں باسمتی چاول کی پیداوار 26 لاکھ 42 ہزار ٹن ہوئی۔
چاول کی برآمد محکمہ زراعت کے متعلقہ نہیں ہے۔
(ب) محکمہ صنعت کے متعلقہ ہے۔
(ج) کسی بھی فصل کو برآمد / درآمد کرنا وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔(محکمہ زراعت سے متعلقہ نہ ہے)
(د) برآمد / درآمد کے معاملات وفاقی حکومت کے ہیں نہ کہ صوبائی حکومت کے۔(محکمہ زراعت سے متعلقہ نہ ہے)

(تاریخ وصولی جواب 10 نومبر 2009)

گندم کے بیج اور کھاد کی سپلائی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*1509: میاں شفیع محمد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) کیا حکومت نے بیج کی سپلائی برائے فصل گندم پنجاب سیڈ کارپوریشن کو خصوصی ہدایات جاری کی ہیں تاکہ بیج کی سپلائی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو، ان ہدایات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟
(ب) کیا حکومت نے کھاد کی سپلائی برائے فصل گندم خصوصی اقدامات اٹھانے کے لئے ہدایات جاری کی ہیں، اگر ہاں تو اسکی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟
(ج) حکومت نے کھاد و بیج کے ہورڈنگ مافیا کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے اب تک جو اقدامات اٹھائے ہیں اسکی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2008 تاریخ ترسیل 29 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن جو کہ محکمہ زراعت پنجاب کے زیر انتظام نیم خود مختار کارپوریٹ ادارہ ہے، نے اپنے فیلڈ سٹاف کو یہ ہدایات دے رکھی ہیں کہ کسانوں کو گندم کے بیج کی سپلائی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو اور اس سلسلہ میں ادارے کی

طرف سے باقاعدہ مانیٹرنگ بھی کی جارہی ہے۔اس لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن نے اس سال کاشتکاروں کو59650ٹن ترقی دادہ اقسام کا بیج مہیا کیا ہے جب کہ پچھلے سال یہ مقدار44576ٹن تھی اس طرح اس سال2009-10میں 33.8فیصد زیادہ بیج مہیا کیا گیا ہے۔

(ب)حکومت پنجاب نے2008-09کے کھاد کے حالات کو دیکھتے ہوئے بروقت وفاقی حکومت سے یوریا کھاد کی امپورٹ کے لئے رابطہ کیا اور انہیں6لاکھ ٹن یوریا کی درآمد پر راضی کیا۔اس لئے پنجاب میں یوریا کھاد کا کوئی بحران اس سال ربیع کے موسم میں پیدا نہیں ہوا۔

(ج)ربیع2009-10میں پنجاب میں طلب کے مقابلے میں یوریا کھاد کی رسد بہتر تھی۔اس لئے ہورڈنگ اور گراں فروشی کی شکایات بہت کم موصول ہوئیں۔پھر بھی اب تک22افراد کے خلاف کھادوں کی گراں فروشی کے ضمن میںFIRاور 1,50,000روپے جرمانہ کیا جاچکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب24جنوری2010)

کھاد کی قیمتوں کے بارے میں تفصیلات

*1604:جناب وسیم قادر:کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ کھاد کی قیمتیں کسانوں کی پہنچ سے دور ہو گئی ہیں؟

(ب)کیا یہ بھی درست ہے کہ کھاد گورنمنٹ کے مقرر کردہ ریٹ سے کہیں زیادہ بلیک میں فروخت ہورہی ہے؟

(ج)کیا حکومت کسانوں کو کھاد گورنمنٹ کے مقرر کردہ ریٹ پر دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی30اگست2008تاریخ ترسیل25اکتوبر2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) کھادوں کی قیمتیں عالمی مارکیٹ سے منسلک ہیں، اس لئے پچھلے سال ڈی اے پی کھاد کی قیمت ربیع کے موسم میں 3200 روپے فی بوری تھی جو اس سال 2300 روپے فی بوری ہے۔ اسی طرح یوریا کی قیمت 770 روپے فی بوری ہے اس قیمت کو قائم رکھنے کے لئے حکومت پاکستان کھاد کے کارخانوں کو خطیر رقم گیس کی مد میں سبسڈی پر دے رہی ہے۔ کھادوں کی قیمتوں میں اضافہ سے چونکہ کاشتکار کی لاگت کار بڑھ گئی ہے اس لئے گندم کی قیمت خرید 950 روپے فی من مقرر کی گئی تاکہ کاشتکاروں کے لئے زراعت کو نفع بخش پیشہ بنایا جا سکے۔

(ب) یہ صورت حال گزشتہ برس کھادوں کی شدید کمی کی وجہ سے پیدا ہوئی اس لئے حکومت پنجاب نے سخت کارروائی کرتے ہوئے 1700 سے زائد افراد کے خلاف مقدمات درج کروائے لیکن اس سال صورت حال واضح طور پر تسلی بخش ہے اور ضرورت کے مطابق کھاد کی دستیابی سے اس کی قیمتیں بھی مناسب سطح پر ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب کسانوں کو کھادیں مقررہ ریٹ پر فراہم کرنے کے لئے بھرپور اقدامات کر رہی ہے اور کسی بھی قسم کی گراں فروشی اور ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے تحت فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

حکومت نے درآمدی یوریا کی ذمہ داری نیشنل فرٹیلائزر مارکیٹنگ لمیٹڈ کے سپرد کر دی ہے جو اپنے گوداموں کے ذریعے یوریا براہ راست کسانوں کو 770 روپے فی بوری فراہم کر رہی ہے۔ اسی طرح حکومتی ادارے کے متوازی چلنے سے مارکیٹ میں قیمتوں کا استحکام پیدا ہو رہا ہے۔ کافی مقدار میں کھاد درآمد کر کے اس کی کمی کو پورا کیا جا رہا ہے اور مقررہ ریٹ پر کاشتکاروں کو کھاد کی فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 جنوری 2010)</u>

زرعی ادویات اور بیج میں ملاوٹ کے تدارک کے لئے اقدامات

*1633: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زرعی ادویات اور بیج میں ملاوٹ کی وجہ سے کسانوں کو مالی نقصانات کا سامنا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی کوششوں کے باوجود زرعی ادویات میں ملاوٹ اور ناقص بیج پر مکمل طور پر قابو نہیں پایا جاسکا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ خالص زرعی ادویات اور معیاری بیج فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کا باعث بن سکتا ہے ؟

(د) اگر مندرجہ بالا کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت ہر تحصیل میں معیاری بیج اور زرعی ادویات کے لئے ڈپو بنانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جعلی زرعی ادویات اور بیجوں میں ملاوٹ سے فصلوں کو یقیناً نقصان پہنچتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ زراعت کی موثر کاوشوں سے زرعی ادویات کی ملاوٹ میں نمایاں کمی آئی ہے۔ معاشرے میں عمومی برائیوں کی وجہ سے ہی دیگر شعبوں کی طرح زرعی ادویات میں ملاوٹ کا رجحان گزشتہ ایک عرصہ سے بڑھ گیا تھا اس لئے موجودہ حکومت نے برسر اقتدار آتے ہی سخت اقدامات کئے جس کی وجہ سے زرعی ادویات میں ملاوٹ میں واضح اور نمایاں کمی آئی ہے تاہم حکومت اسے صفر فیصد تک لانے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اب تک 30 کروڑ روپے کی جعلی ملاوٹ شدہ ادویات یا غیر رجسٹرڈ شدہ ادویات برآمد کی جاچکی ہیں جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔

(ج) درست ہے۔ اس پر کوئی دو رائے نہیں ہیں۔

(د)فی الحال ڈپو بنانے کی ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 نومبر 2008)

پنجاب حکومت کے زرعی فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1637: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب حکومت کی ملکیت کتنے بڑے سرکاری زرعی فارمز ہیں یہ کہاں کہاں واقع اور کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان فارمز کو کب آباد کیا گیا تھا اب یہ فارمز کن کو کتنے عرصہ کے پٹہ پر دیے گئے ہیں اور کتنی رقم بطور پٹہ داری سالانہ وصول کی جاتی ہے گزشتہ سال میں ان تمام فارمز سے حکومت پنجاب کو کتنی آمدن ہوئی؟

(ج) کیا حکومت کس مرحلہ پر ان فارمز کو آباد کرنے والے کاشتکاروں کو ملکیت منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک اور کن شرائط پر اور اگر جواب نہیں میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 24 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) حکومت پنجاب محکمہ زراعت کے دو شعبہ جات (شعبہ توسیع اور شعبہ ریسرچ) کے سرکاری زرعی فارمز کی کل تعداد 52 ہے اور ان کا کل رقبہ 16200 ایکڑ ہے۔ دونوں شعبہ جات کے جائے وقوع اور رقبہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان فارمز کو مختلف ادوار میں درپیش ضرورت کے تحت آباد کیا گیا۔ یہ فارمز 1914 سے 1947 تک مختلف سالوں میں محکمہ زراعت کے پاس آئے۔ یہ فارمز مزارعین کو سالانہ پٹہ نامہ کی شرائط کی مطابق دیئے جاتے ہیں اور پٹہ نامہ کی تجدید ہر سال کی جاتی ہے۔ ان پٹہ داروں کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی۔ ان فارمز سے حکومت پنجاب کو

گزشتہ سال08-2007 کل 9 کروڑ 12 لاکھ 46 ہزار 400 روپے کی آمدنی ہوئی جس کی شعبہ وار تفصیل درج ہے:-

نام شعبہ	آمدنی (روپوں میں)
شعبہ توسیع	76707387
شعبہ ریسرچ	14539013
میزان	91246400

(ج) حکومت ان فارمز کی ملکیت پٹہ داران کو منتقل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ یہ فارمز کاشتکاروں کے فوائد ہی کے لئے کام کر رہے ہیں-ان سے پنجاب سیڈ کارپوریشن کو گندم، کپاس، دھان اور دیگر اجناس کا بیج پیدا کر کے مہیا کیا جاتا ہے-جو علاقہ کے کاشتکاروں کو انتہائی مناسب قیمت پر تقسیم کیا جاتا ہے-ان فارموں پر کئی ایک زرعی تجربات بھی چل رہے ہیں-جہاں پیداواری ٹیکنالوجی کو کاشتکاروں کی نمائش کے لئے پیش کیا جاتا ہے-

(تاریخ وصولی جواب 23 جون 2009)

ضلع سرگودھا میں سبزی وغلہ منڈیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1638: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں تحصیل وار سبزی اور غلہ منڈیوں کی تعداد اور نام بتائیں؟

(ب) ہر سبزی اور غلہ منڈی کا رقبہ اور دوکانوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

(ج) گزشتہ دو سالوں کے دوران ان دوکانوں سے حاصل ہونے والی آمدنی اور ان منڈیوں کے اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) ان منڈیوں میں دوکانات لیز یا کرایہ پر حاصل کرنے کا طریق کار کیا ہے؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 24 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع سرگودھا میں تحصیل وار سبزی وغلہ منڈیوں کی تعداد اور نام کی تفصیلات

درج ذیل ہیں:-

نمبر شمار	تحصیل	نام مارکیٹ کمیٹی	نام سبزی وغلہ منڈی
1-	سرگودھا	مارکیٹ کمیٹی سرگودھا	1- نئی سبزی وفروٹ منڈی، سرگودھا 2-غلہ منڈی، سرگودھا (1) فیڈر مارکیٹ 46اڈہ، سرگودھا (2) فیڈر مارکیٹ بھاگٹانوالہ
2-	شاہپور	مارکیٹ کمیٹی سرگودھا	(3)فیڈر مارکیٹ شاہ پور، صدر
3-	بھلوال	مارکیٹ مارکیٹ بھلوال مارکیٹ کمیٹی پھلروان	1-سبزی وفروٹ منڈی گجرات روڈ، بھلوال 2-سبزی وفروٹ منڈی اجنالہ روڈ بھلوال 3-غلہ منڈی بھلوال 4-غلہ منڈی پھلروان
4-	سلانوالی	مارکیٹ کمیٹی سلانوالی	غلہ منڈی سلانوالی
5-	ساہیوال	مارکیٹ کمیٹی ساہیوال	تحصیل ساہیوال میں کوئی سبزی وغلہ منڈی نہ ہے-
6-	کوٹ مومن	مارکیٹ کمیٹی کوٹ مومن	تحصیل کوٹ مومن میں کوئی سبزی و غلہ منڈی نہ ہے-

(ب)ہر سبزی اور غلہ منڈی کا رقبہ اور دوکانوں کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	نام سبزی وغلہ منڈی	رقبہ	دوکانوں / پلاٹوں کی تفصیل
1	مارکیٹ کمیٹی	1- نئی سبزی وفروٹ منڈی،	82کنال	76پلاٹ

	سرگودھا	سرگودھا	10مرلہ	
		2-غلہ منڈی سرگودھا-اس میں تین فیڈرمارکیٹ ہیں-	39کنال 8مرلہ	122دوکانیں
		(1)فیڈرمارکیٹ بھاگٹانوالہ	33کنال	50دوکانیں
		(11)فیڈرمارکیٹ 46،اڈہ سرگودھا	18کنال	13دوکانیں
		(111)فیڈرمارکیٹ شاہپور صدر	22کنال 10مرلہ	مارکیٹ غیر فعال ہے-
2-	مارکیٹ بھلوال	1-سبزی وفروٹ منڈی گجرات، روڈ بھلوال 2-سبزی وفروٹ منڈی اجنالہ روڈ، بھلوال 3-غلہ منڈی بھلوال	24کنال 27کنال 16کنال	28دوکانیں 67دوکانیں 35دوکانیں
3-	مارکیٹ کمیٹی سلانوالی	غلہ منڈی سلانوالی	32کنال 10مرلہ	65دوکانیں
4-	مارکیٹ کمیٹی پھلروان	غلہ منڈی پھلروان	34کنال 12مرلہ	70دوکانیں

(ب) گزشتہ دوسالوں 2007اور 2008میں ان دوکانوں سے حاصل ہونے والی آمدنی اور منڈیوں میں اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	نام مارکیٹ	کل آمدنی	کل اخراجات
1-	مارکیٹ کمیٹی سرگودھا	نئی سبزی وغلہ منڈی سرگودھا	مارکیٹ کمیٹی کی ذاتی ملکیت کوئی دوکان نہ ہے-اخراجات ضلع کی مارکیٹ کمیٹیوں کی کل آمدن سے کئے گئے-	14لاکھ 72ہزار 959روپے، یہ اخراجات ٹریکٹر خریدنے اور سٹریٹ لائٹیں لگوانے ودیگر ترقیاتی کاموں پر

				خرچ کئے گئے ہیں-
		غلہ منڈی سرگودھا	8لاکھ29ہزار692 روپے	3لاکھ75ہزار 686روپے-یہ اخراجات سٹریٹ لائٹیں لگوانے و دیگر ترقیاتی کاموں پر خرچ کئے گئے ہیں-
		فیڈر مارکیٹ بھاگٹانوالہ	77ہزار976 روپے	9ہزار965روپے-یہ رقم عمارت کی مرمت وغیرہ پر خرچ ہوئی ہے-
2-	مارکیٹ کمیٹی سلانوالی	غلہ منڈی سلانوالی	2لاکھ30ہزار478 روپے	5ہزار600روپے-یہ رقم عمارت کی مرمت پر خرچ ہوئی-
3-	مارکیٹ کمیٹی پھلروان	غلہ منڈی پھلروان	2لاکھ71ہزار78 روپے	ترقیاتی کاموں کی ضرورت نہ ہے-کیونکہ تمام ترقیاتی کام دو سال پہلے مکمل ہو چکے ہیں-

(د)مارکیٹ کمیٹی جب بھی کوئی دوکان کرایہ پر دینا چاہتی ہے تو اس کے لے باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیتی ہے اور نیلامی کی شرائط کے مطابق درخواست دہندہ اپنی درخواست مارکیٹ کمیٹی کو جمع کرواتا ہے-مارکیٹ کمیٹی یہ درخواست آکشن کمیٹی کو دیتی ہے-یہ آکشن کمیٹی جو کہ حکومت پنجاب محکمہ زراعت کی منظور شدہ ہے-قانون کے مطابق فیصلہ کرتی ہے-

<u>(تاریخ وصولی جواب10نومبر2009)</u>

ضلع لاہور میں واقع سبزی منڈیوں اور غلہ منڈیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1671: جناب وسیم قادر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں واقع سبزی منڈیوں اور غلہ منڈیوں کی تعداد کیا ہے اور ان کا رقبہ کتنا ہے، ان میں دوکانات کی تعداد اور ان سے حاصل ہونے والی آمدن اور اخراجات کی تفصیل کیا ہے نیز دوکان حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

(ب) مارکیٹ کمیٹی کا لائسنس جاری کرنے کا طریقہ کار اور لائسنس کی فیس کیا ہے نیز لاہور میں واقع منڈیوں میں لائسنس ہولڈر کتنے ہیں اور بغیر لائسنس کتنے لوگ کاروبار کر رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 25 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع لاہور میں کل چھ بڑی منڈیاں جب کہ تین غلہ منڈی واقع ہیں-ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نام سبزی منڈی	رقبہ	تعداد دوکانات	تعداد دوکانات ملکیتی مارکیٹ کمیٹی
1-سبزی وفروٹ منڈی راوی لنک روڈ	205 کنال	211	
2-سبزی وفروٹ منڈی کوٹ لکھپت	100 کنال	227	2
3-سبزی وفروٹ منڈی ملتان روڈ	294 کنال	239	
4-سبزی وفروٹ منڈی سنگھ پورہ	44 کنال 7 مرلہ	86	13
5-سبزی وفروٹ منڈی جلو موڑ	23 کنال 12 مرلہ	43	
6-سبزی وفروٹ منڈی رائیونڈ	16 کنال	15	
نام غلہ منڈی			
1-غلہ منڈی، اکبری	97 کنال	564	
2-غلہ منڈی، برکی	7 کنال 12 مرلہ	49	15
3-غلہ منڈی کاہنہ نو	13 کنال	44	11
	میزان	1478	41

ضلع لاہور کی منڈیوں میں موجود مارکیٹ کمیٹیز کی ملکیتی کل 41 دوکانات ہیں۔ جن میں سے 26 دوکانات کرایہ پر ہیں جن سے حاصل ہونے والی سالانہ آمدنی مبلغ۔/75942 (75ہزار942روپے) ہے اوران دوکانات پر گزشتہ پانچ برسوں کے دوران مرمت وغیرہ پر کوئی اخراجات نہ آئے ہیں۔

منڈیوں کی دوکانات کو پنجاب ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹس (جنرل) رولز1979 کے مجوزہ قاعدہ 67 کے تحت الاٹ یا نیلام کیا جاتا ہے۔جس میں 70 فیصد دوکانات پہلے سے زرعی اجناس کا کاروبار کرنے والے آڑھتی حضرات کو اور 30 فیصد دوکانات بذریعہ نیلام عام دی جاتی ہیں۔اس مقصد کے لئے محکمہ زراعت نے ایک ایک نیلام کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جس کے کنوینئر ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر اور ممبران میں ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر زراعت،ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت(ای اینڈایم)اور متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کا ایڈمنسٹریٹرو سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی شامل ہیں۔مارکیٹ کمیٹی کی ملکیتی تمام دوکانات کو بذریعہ نیلام عام کرایہ داری کے لئے دیا جاتا ہے۔

(ب)زرعی اجناس کے کاروبار کرنے کا خواہش مند فرد متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کو لائسنس کے لئے تحریری درخواست فارم "اے" پر جمع کرواتا ہے اور لائسنس کی فیس۔/1000 روپے ادا کرتا ہے۔جس پر عملہ مارکیٹ کمیٹی موقع ملاحظہ کر کے رپورٹ کرتا ہے اور رپورٹ پیش ہونے کے بعد بمطابق پنجاب ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس 1979 کی سیکشن 6 کے تحت مارکیٹ کمیٹی لائسنس کا اجرا کرتی ہے۔

ضلع لاہور میں لائسنس ہولڈر کی کل تعداد 1745 ہے۔

ضلع لاہور کی منڈیوں میں بغیر لائسنس کے کوئی آڑھتی کاروبار نہ کر رہا ہے اور تمام آڑھتی حضرات متعلقہ مارکیٹ کمیٹیز کے لائسنس ہولڈرز ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 10 نومبر 2009)</u>

<u>سون ویلی ریسرچ سنٹر کی تفصیلات</u>

<u>*1677:ملک محمد جاوید اقبال اعوان:</u> کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)سون ویلی ریسرچ سنٹر محکمہ زراعت نے کب بنایا؟

(ب)اس سنٹر سے عوام کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں اور کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ وادی غیر موسمی سبزیوں کی پیداوار کے لئے ایک موزوں علاقہ ہے؟

(ج)اس سنٹر کے انچارج کون ہیں اور وہ کب سے اس سنٹر میں تعینات ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 24 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف)(i) ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن سون ویلی 1983-1982 سے علاقہ میں کام کر رہا ہے-مذکورہ سٹیشن کے پاس سرکاری زمین نہ ہونے کی وجہ سے وادی سون میں مختلف جگھوں پر لیز ایریا پر ریسرچ کا کام ہوتا رہا ہے-

(ii) سال 2002 میں سٹیشن ہذا کے لئے گورنمنٹ نے اپنی زمین لے کر پانچ ایکڑ پر ریسرچ سنٹر قائم کیا-

(ب) پچیس سالہ تحقیق کے نتیجہ میں سٹیشن ہذا نے پھلوں کی درج ذیل اقسام متعارف کرائیں جن کے ہر سال دس تا پندرہ مصدقہ پودے نرسری میں تیار کر کے علاقہ ہذا کے باغبان حضرات کو رعائیتی نرخوں پر مہیا کئے جاتے ہیں-اس کے نتیجہ میں وادی سون اور پوٹھوہار کے ملحقہ علاقہ جات میں باغات کے رقبہ میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے- اس وقت وادی سون میں آڑو، سیب، بادام، خوبانی، نیکٹرین اور زیتون وغیرہ کے کثیر تعداد میں باغات لگ چکے ہیں جنہوں نے ابتدائی پیداوار دے کر کسانوں کی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے-

نمبر شمار	نام پھل	متعارفہ اقسام	منظور شدہ اقسام
1	آڑو	17	06
2	انگور	18	05
3	خوبانی	07	04
4	آلو بخارہ	09	05
5	سیب	07	03
6	بادام	08	04
7	زیتون	11	04
8	نیکٹرین	03	03

وادی سون میں غیر موسمی سبزیوں کی کاشت محکمہ زراعت شعبہ ریسرچ نے 1960 کے عشرے میں متعارف کروائی،اس وقت وادی سون میں مقبول عام غیر موسمی سبزیوں میں ٹماٹر، گوبھی، دھینہ، شملہ مرچ اور آلو کی کاشت انتہائی منافع بخش زراعت کا درجہ حاصل کر چکی ہے اور سبزیوں کے بیج کے کاروبار سے لے کر سبزیوں کی برداشت اور مارکیٹنگ کے عوامل میں مصروف لوگ خاطر خواہ اقتصادی فوائد حاصل کر رہے ہیں اور فی ایکڑ آمدن 60ہزار تا ایک لاکھ روپے ہو چکی ہے۔اس وقت وادی سون میں دس تا پندرہ ٹرک روزانہ سبزیوں کی مال برداری میں مصروف ہیں۔اس طرح موسم گرما میں (مئی تا نومبر) مال برداری اور اقتصادی سرگرمیوں کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔علاوہ ازیں وادی سون میں سبزیوں کی کاشت کے لئے ٹنل ٹیکنالوجی بھی متعارف کرائی جا چکی ہے۔سبزیوں کے کاشت کار حضرات کو پوری پروڈکشن ٹیکنالوجی سے آگاہی بھی دی جاتی ہے تا کہ علاقہ میں غربت کا خاتمہ ممکن ہو سکے۔

(ج) ہارٹیکلچرل ریسرچ اسٹیشن کا انچارج ہارٹیکلچرسٹ ہوتا ہے۔مذکورہ پوسٹ پر تعینات آفیسر (اللہ بخش) 24-02-2007 (ایک سال آٹھ ماہ) سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2010)

غریب کسانوں کو زرعی آلات آسان اقساط پر دینے کا مسئلہ

*1737: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے کسانوں کو آسان اقساط پر ٹریکٹر دینے کے لئے شرائط رکھی ہوئی ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا حکومت غریب کسانوں کو آسان اقساط پر دیئے جانے والے زرعی آلات میں ریلیف دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 6 نومبر 2008)

جواب

وزیرزراعت

(الف)09-2008 صوبہ پنجاب میں کاشتکاروں کو10ہزار ٹریکٹرز 2ارب روپے سبسڈی پر فراہم کئے گئے ہیں۔ یہ سکیم اس سال بھی جاری ہے۔ جس کے لئے خوش قسمت کاشتکاروں کو انتہائی شفاف طریقہ سے ٹریکٹر دیئے جائیں گے۔ گرین ٹریکٹر سکیم کے حصول کے لئے درخواست فارم اور جملہ تفصیلات برائے 10-2009 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب)09-2008 میں حکومت پنجاب نے مشینی کاشت کے فروغ کے لئے صوبہ بھر میں گرین ٹریکٹروں کے علاوہ بے شمار زرعی آلات بھی کاشتکاروں میں تقسیم کئے۔ جن پر50 فیصد سبسڈی کی سہولت مہیا کی گئی، چونکہ حکومت پنجاب کا پیغام صوبہ میں مشینی کاشت کا فروغ ہے اس لئے اس سال بھی ایک ارب روپے سے زیادہ لاگت سے کاشتکاروں کو50 فیصد سبسڈی پر زرعی مشینری و آلات فراہم کئے جا رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 24جنوری 2010)

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد، ڈپٹی رجسٹرار کی تین پوسٹوں پر تعیناتی

*1748: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں یکم جنوری 2001 سے آج تک بطور وی سی کام کرنے والے افراد کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ وی سی سے پہلے وی سی کے دور میں ڈپٹی رجسٹرار (سٹوڈنٹ ریکارڈ برانچ) کے پاس تین اسامیوں کا اضافی چارج رہا ہے، اگر ہاں تو ان اسامیوں کے نام اور یہ کس کس گریڈ کی اسامیاں تھیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان اسامیوں کے اضافی چارج کے دوران موصوف نے جو بے قاعدگیاں کی تھیں انکے خلاف اسی یونیورسٹی کے ملازمین نے درخواستیں اعلیٰ حکام کو دی تھی اگر ہاں تو یہ غیر قانونی کام کون کون سے ہیں؟

(د)کیا موجودہ حکام نے ان درخواستوں / شکایات پر انکوائری کروائی ہے، اگر ہاں تو یہ انکوائری کس آفیسر نے کی تھی نیز فائنڈنگ میں جو ریمارکس دیئے گئے تھے، ان کی تفصیل بتائیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 31 اکتوبر 2008)

جواب موصول نہیں ہوا

ضلع قصور میں زراعت کی بہتر پیداوار کی حکمت عملی و دیگر تفصیلات

*1802: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)حکومت نے ضلع قصور میں زراعت کی بہتر پیداوار کے لئے کیا حکمت عملی تیار کی ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب)کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور میں حکومت کسانوں کو بہتر سہولیات دینے کے لئے ٹریکٹروں کو آسان اقساط پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 7 نومبر 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف)حکومت پنجاب ضلع قصور میں زراعت کی ترقی کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہی ہے:۔

1-ٹریکٹر کی فراہمی

گرین ٹریکٹر سبسڈی سکیم 09-2008 کے تحت ضلع قصور میں 271 خوش نصیب کسانوں کے نام قرعہ اندازی میں نکلے ہیں۔ان سب کو ٹریکٹرز کی الاٹمنٹ کے لیٹرز جاری کر دیئے گئے ہیں۔جن پر فی ٹریکٹر 2 لاکھ کی سبسڈی دی جارہی ہے۔ 15 مئی 2009 تک 100 فیصد ٹریکٹروں کی ڈلیوری ہو چکی ہے۔

2-ٹنلز کی فراہمی:

سبزیات کی فروغ کے لئے 50 فیصد سبسڈی پر حکومت پنجاب نے واک ان ٹنل اور پست ٹنل کے لئے ضلع قصور کے کسانوں کے لئے -/13500000 روپے کی ٹنلز کے فنڈز مختص کئے جن کی الاٹمنٹ کے لیٹر جاری کئے جا چکے ہیں۔

3-زرعی آلات کی فراہمی:

زراعت کی ترقی کے لئے حکومت پنجاب مختلف زرعی آلات پر 50 فیصد سبسڈی دے رہی ہے۔ ضلع قصور میں ربیع ڈرل 9 عدد، بینڈ پلیسمنٹ ڈرل 20 عدد، سیڈ گریڈر 5 عدد اور سپرے مشین 642 عدد دینے کا پروگرام ہے۔ جس کی قرعہ اندازی ہو گئی ہے جن پر حکومت پنجاب ضلع قصور کے کسانوں کو 2123900 روپے بطور سبسڈی دے رہی ہے۔

4۔ڈیمانسٹریشن پلاٹس کے لئے زرعی مداخل کی فراہمی:

گندم کی بہتر پیداوار کے حصول کے لئے ضلع بھر میں مختلف زمینداروں کے پاس 82 ایکڑ پر ڈیمانسٹرین پلاٹس کی کاشت کے لئے تمام پیداواری اخراجات بشمول نئی اقسام کا بیج، کھاد اور زرعی ادویات کی فراہمی جاری ہے۔ جس پر حکومت پنجاب کے 820000 روپے خرچ ہو گے۔

5۔محکمانہ سیڈ گریڈرز کی فراہمی:

حکومت پنجاب نے ضلع قصور میں نو عدد سیڈ گریڈر فراہم کئے ہوئے ہیں جن سے زمینداروں کی سہولت کے لئے گندم کے بیج کو صاف کیا جاتا ہے۔ جس سے پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ زمیندار حضرات سے کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا۔ قصور میں اس سال 36 ہزار 196 من گندم کا بیج گریڈ کیا گیا۔

6۔فارمر ٹریننگ و زرعی لٹریچر کی فراہمی:

ضلع قصور میں کسانوں کو پیداواری ٹیکنالوجی سے روشناس کرنے کے لئے موسم خریف میں کماد، چاول، مکئی اور سورج مکھی اور موسم ربیع میں گندم کی فارمر ٹریننگ میٹنگ کا اہتمام اور مختلف فصلات کا زرعی لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔ گندم کی پیداواری ٹیکنالوجی پر مشتمل مواد کی 17100، چاول کی 5 ہزار، گنے کی 3 ہزار، سورج مکھی اور مکئی کی 1750 کاپیاں کاشتکاروں میں تقسیم کی گئیں۔

7۔ون ونڈو آپریشن کے قرضہ جات کی فراہمی:

صوبہ پنجاب میں ہر ضلع کی طرح ضلع قصور میں بھی فصلات پر چھوٹے کسانوں کو کھاد، بیج اور زرعی ادویات کے لئے قرضے دیئے جاتے ہیں۔ ہر سوموار کے دن محکمہ مال، زرعی ترقیاتی بینک اور محکمہ زراعت کے آفیسرز ایک ہی جگہ بیٹھ کر کسانوں کو فوری قرضے کا حصول یقینی بناتے ہیں۔ ضلع قصور میں ربیع 09-2008 میں 250 زمینداروں کو 3 کروڑ 61 لاکھ روپے سے زیادہ کا قرضہ جاری کیا گیا۔

(ب)حکومت پنجاب نے سال 09-2008 میں 271 ٹریکٹرز بذریعہ قرعہ اندازی دو لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی کے ساتھ ضلع قصور کے محنت کش کسانوں کو فراہم کرنے کا پروگرام بنایا جس کے تحت 15 مئی 2009 تک 100 فیصد ٹریکٹروں کی ڈلیوری ہو چکی ہے۔علاوہ ازیں زرعی ترقیاتی بنک، پنجاب بنک اور دیگر بنک بھی قسطوں پر ٹریکٹر فراہم کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 20 جون 2009)

ضلع قصور میں کم زمین رکھنے والے کسانوں کو قرضہ معاف کرنے کا مسئلہ

*1803: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ضلع قصور میں کسانوں کو آسان اقساط پر ٹریکٹر دینے کے لئے شرائط رکھی ہوئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ضلع قصور میں غریب اور کم زمین رکھنے والے کسانوں کا قرضہ معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 7 نومبر 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف)حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں کاشتکاروں کو رعایتی قیمت پر گرین ٹریکٹر فراہم کئے ہیں۔اس سلسلہ میں دو ارب روپے کی گرانٹ فراہم کی گئی اور کاشتکاروں کو 10000 ٹریکٹر بحساب 2 لاکھ روپے سبسڈی فی ٹریکٹر فراہم کئے گئے۔ان میں سے 271 ٹریکٹر صرف ضلع قصور میں فراہم کئے گئے اور 30 ستمبر 2009 تک تمام ٹریکٹر ڈلیور ہو چکے ہیں۔(گرین ٹریکٹر کے حصول کے لئے درخواست فارم میں درج جملہ شرائط ہیں۔فارم ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

اس کے علاوہ مختلف بینکوں مثلاً زرعی ترقیاتی بینکوں لمیٹڈ، بنک آف پنجاب، نیشنل بنک آف پاکستان اور دیگر بنکوں کی طرف سے آسان قرضوں کے ذریعے ٹریکٹروں کی الاٹمنٹ کے پروگرام علیحدہ چل رہے ہیں۔

(ج) تمام بنک زرعی قرضے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے مروجہ قوانین کے تحت دیتے ہیں جس میں تبدیلی یا قرضے معاف کرنا حکومت پنجاب کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جنوری 2010)

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کی تفصیلات

*1961: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد نے 2007 میں چاول کی کتنی نئی اقسام دریافت کیں؟

(ب) متذکرہ ادارے کو سال 08-2007 میں کتنا فنڈ تحقیقی شعبہ کے لئے دیا گیا؟

(ج) متذکرہ ادارے میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 7 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل 17 نومبر 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے ذیلی ادارہ کالا شاہ کاکو سے 2007ء کے دوران دھان کی کوئی قسم ایجاد نہیں ہوئی تاہم 1960ء سے اب تک گیارہ اقسام کی گئیں۔ آخری قسم KSK-133، 2006ء میں دریافت کی گئی جس کی پیداواری صلاحیت 105 من فی ایکڑ ہے اس کا چاول قسم IR-6 کی نسبت زیادہ لمبا ہے اور یہ IR-6 سے جلدی پکتی ہے اور منڈی میں اس کی قیمت زیادہ ملتی ہے۔

(ب) بجٹ برائے تنخواہ بمعہ الاؤنسز = مبلغ۔/16016000 روپے (ایک کروڑ ساٹھ لاکھ سولہ ہزار روپے)

اپریشنل بجٹ = مبلغ۔/5498000 روپے (چون لاکھ اٹھانوے ہزار روپے)

کل بجٹ سال 08-2007 = ۔/21514000 روپے (دو کروڑ پندرہ لاکھ چودہ ہزار روپے)

(ج) تحقیقاتی ادارہ دھان کالا شاہ کاکو میں سٹاف کی تعداد 115 ہے۔

سائنسدان=41 غیر سائنسدان= 74

سائنسدانوں کی خالی پوسٹوں کی تعداد=19

غیر سائنسدانوں کی خالی پوسٹوں کی تعدد= 16

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2010)

پنجاب میں فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کی تفصیلات

*2143: جناب محمد اعجاز شفیع: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب میں زراعت کی فصلوں کو بہتر کرنے کے لئے زرعی تحقیقاتی اداروں نے گندم، چاول، گنا اور کپاس کی کون سی نئی اقسام کسانوں کو انٹرڈیوس کروائی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گندم، چاول، گنا اور کپاس کی نئی ورائٹی نہ ہونے کے باعث یہ فصلیں اپنی اوسط پیداوار کم کر رہی ہیں؟

(ج) سال 2004 تا 2007 کون سی ورائٹیز چاول، گندم، کپاس اور گنا کی تیار کی گئی ہیں موجودہ فصلوں کو بیماریوں سے بچاؤ اور فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کا کیا طریقہ کار متعارف کروایا ہے، تفصیلاً بیان کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 5 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 4 دسمبر 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب میں زراعت کی فصلوں کو بہتر کرنے کے لئے زرعی اداروں نے گندم، چاول، گنا اور کپاس کی جو نئی اقسام متعارف کروائی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

گندم: سحر-06، شفق-06، فرید-06، لاثانی-08، فیصل آباد-08، معراج-08 اور چکوال-50

چاول: سپر باسمتی، باسمتی 2000 اور کے ایس کے 133

گنا: سی پی ایف 237، ایس پی ایف 213، سی او جے 84، ایس پی ایف 234، ایچ ایس ایف 240، ایس پی ایف 245، ایچ ایس ایف 242، سی پی ایف 243

کپاس: ایم این ایچ-786، بی ایچ 160، ایف ایچ 1000، ایف ایچ 900، ایف ایچ 901، ایم این ایچ 554، ایم این ایچ 552، بی ایچ 118، ایف وی ایچ-53، ایم

این ایچ329، ایف ایچ-634، آر ایچ-112، ایس-14، ایس ایل ایس-1، ایم این ایچ-147، بی ایچ-36، گوہر-87، آر ایچ-1، ایف ڈی ایچ228

(ب) گندم: گندم کی پیداوار نئی اقسام کے نہ بونے کی وجہ سے کم نہیں ہو رہی بلکہ پانی کی کمی، کھاد کی بروقت عدم دستیابی، ڈیزل اور بجلی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور مطلوبہ زرعی آلات کے نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

چاول: چاول کی نئی اقسام کی پیداواری صلاحیت کم نہیں ہوئی، مجموعی طور پر دھان کی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سال 02-2001 میں پیداوار تقریباً 26 من ایکڑ تھی جو کہ سال 08-2007 میں بڑھ کر تقریباً 32 من فی ایکڑ ہو گئی ہے۔

گنا: گنے کی پیداوار نئی اقسام کے نہ بونے کی وجہ سے کم نہیں ہو رہی کیونکہ پچھلے 6 سالوں میں گنے کی 8 نئی اقسام متعارف کروائی گئی ہیں جو کاشت کی جا رہی ہیں۔ پیداوار میں کمی کی بنیادی وجہ پانی کی کمی، کھاد کی بروقت عدم دستیابی، ڈیزل اور بجلی کی بڑھتی ہوئی قیمتیں، پیداواری ٹیکنالوجی کا استعمال نہ ہونا اور مطلوبہ زرعی آلات کی کمی ہے۔

کپاس: کپاس کی زیر تجربہ اقسام کی پنجاب سیڈ کارپوریشن کے فارم پر پیداواری صلاحیت سال 09-2008 میں درج ذیل اقسام سے ظاہر ہوتا ہے کہ کپاس کی پیداواری صلاحیت کافی ہے۔

FH-2015 (پیداوار 48.6 من فی ایکڑ)، FH-113 (پیداوار 44.7 من فی ایکڑ)، CIM-496 (پیداوار 35.4 من فی ایکڑ)، FH-941 (پیداوار 46.3 من فی ایکڑ)، CRSM-2007 (پیداوار 44.2 من فی ایکڑ)

(ج) گندم:۔ 07-2004 کے دوران گندم کی اقسام سحر_06، شفق-06، فرید-06، متعارف کروائی گئیں جن کی زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے جو سفارشات مرتب کے گئی ہیں۔ ان کے مطابق بہترین وقت کاشت یکم تا 20 نومبر ہے اور بیج کی مقدار فی ایکڑ 40 تا 50 کلو گرام ہے۔

(K) 25-(P) 46-(N) 55 کھاد 50 کلو گرام فی ایکڑ اور 3 سے 4 آبپاشیاں سفارش کی گئی ہیں۔

چاول

سال 2006 میں چاول کی نئی قسم KSK-133 تیار کی گئی ہے جس کی پیداواری صلاحیت 100 من سے زیادہ ہے اور اس کے دانے کی لمبائی بھی پرانی اقسام KS282 اور IR-6 سے زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے مارکیٹ میں اس کی بہتر قیمت ملے گی۔ چاول کی فصل میں کیڑے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اسے آسانی سے کنٹرول کر لیا جاتا ہے۔ البتہ بیماریوں میں BLB کا مسئلہ ہے اور اگر صحیح وقت پر صحیح دوائی کا سپرے کر دیا جائے تو یہ کنٹرول ہو جاتی ہے۔ 06-2005 میں تجربات کی روشنی میں ایک نئی دوائی بورڈیکس مکسچر منظور کی گئی ہے جو زمیندار گھر میں خود تیار کر سکتا ہے۔ جس سے اس کی کوالٹی کی بھی ضمانت ہو گی اور بیماری کو کنٹرول کرنے میں زیادہ موثر ہو گی۔ اس کے علاوہ تحقیقاتی ادارہ کالا شاہ کاکو نے باسمتی چاول کی نئی قسم باسمتی 00515 تیار کی ہے اور اس کا مسودہ منظوری کے لئے بھیجا گیا ہے۔

گنا: 2004 سے 2007 تک کماد کی تین نئی اقسام مثلاً ایس پی ایف 245، ایچ ایس ایف 242 اور سی پی ایف 243 تیار کی گئی اور عام کاشت کے لئے منظور کروائی گئیں۔ اس کے علاوہ گنے کی پندرہ نئی اقسام تیار کی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک قسم سی پی ایف 246 منظوری کے مراحل سے گزر رہی ہے اور دوسری قسم سی پی ایف 247 منظوری کے لئے پیش کی جانے والی ہے جب کہ باقی 13 نئی اقسام تحقیقاتی عمل کے آخری مراحل میں ہیں جن میں سے دو اقسام سی پی ایف 248 اور سی پی ایف 249 اگلے سال منظوری کے لئے پیش کی جائیں گی۔ 11 اقسام مثلاً ایس 2002 یو ایس 133، ایس 2003 یو ایس 694، ایس 2003 یو ایس 127، ایس 2003 یو ایس 165، ایس 2003 یو ایس 247، ایس 2003، یو ایس 394، ایس 2003 یو ایس 704، ایس 2003 یو ایس 718، ایس 2003 یو ایس 778 ایس 2000 یو ایس 50 اور ایس 2001 ایس پی 104 پر تحقیقاتی کام جاری ہے۔ یہ تمام اقسام بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہیں۔ نیز فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے گنے کی چار فٹ کے فاصلہ پر گہری کھیلیوں میں کاشت کی نئی پیداواری ٹیکنالوجی متعارف کرائی گئی ہے۔ جس سے پانی کی تقریباً 50 فیصد بچت کے ساتھ ساتھ گنے کے نہ گرنے کی وجہ سے پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور چینی کی فیصد یافت بھی بڑھ جاتی ہے۔

کپاس: 2004تا2007تک کپاس کی اقسام BH-160، MNH-786 متعارف کرائی گئی ہیں- نئی زیر تجربہ کپاس کی اقسام وائرس کے خلاف CIM-496 کی نسبت زیادہ مدافعت رکھتی ہیں-سال 2004تا2007 کپاس کے رس چوس کیڑوں کے خلاف 12، چتکبری سنڈی کے خلاف 21، امریکن سنڈی کے خلاف 14، گلابی سنڈی کے خلاف 12، بناتاتی جوؤں کے خلاف 3، ملی بگ کے خلاف 7 اور لشکری سنڈی کے خلاف 13 کیڑے مار زہروں پر تحقیق کی گئی اور کپاس کے کیڑوں کے خلاف کیمیائی طریقہ تدارک موثر پایا گیا-

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2010)

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں بھرتیوں کی تفصیلات

*2192: رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الیکشن شیڈول 2008 آ جانے کے بعد زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے تقریباً 250 لوگوں کو بھرتی کیا؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو ان غیر قانونی بھرتیوں پر کیا کارروائی کی گئی، کیا بھرتی کرنے اور کروانے والوں کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا اور کیا غیر قانونی طور پر بھرتی کئے گئے افراد کو برطرف کر کے قانون کے مطابق حق دار افراد کو ملازمت دی جائے گی، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 2 جنوری 2009)

جواب موصول نہیں ہوا

زراعت پر 18 فیصد ٹیکس لگانے کا معاملہ

*2205: مسز شہزادی عمرزادی ٹوانہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت نے آئی ایم ایف کے دباؤ پر زراعت پر 18 فیصد کی شرح سے ٹیکس لگانے کے لئے صوبائی حکومت کو کہا ہے؟

(ب)اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غریب کسانوں کی بہتری کے لئے یہ ٹیکس نہ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 20نومبر 2008 تاریخ ترسیل 10 جنوری 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے

قومی اسمبلی کے دسواں اجلاس مورخہ 2009-01-25 کو وفاقی وزیر خوراک نے ایوان بالا کو اپنے موقف سے آگاہ کیا کہ حکومت پر آئی ایم ایف کا زرعی ٹیکس لگانے کے لئے کوئی دباؤ نہیں ہے حکومت کسی قسم کا زرعی ٹیکس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب)حکومت غریب کسانوں کی بہتری کے لئے زرعی ٹیکس لگانے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10نومبر 2009)

بائیو گیس کا پلانٹ لگانے کا معاملہ

*2242:رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا محکمہ زراعت نے پنجاب میں کہیں بھی بائیو گیس کا پلانٹ تجرباتی یا تحقیقاتی مقاصد کے لئے بنوا کر چلایا ہے، جس سے ہمارے زمینداروں کو موقع ملے کہ وہ اسے دیکھ کر اپنے اپنے علاقہ میں ایسے پلانٹ بنوا سکیں؟

(ب)اگر جواب ہاں میں ہے تو ایسا پلانٹ کس جگہ لگایا گیا ہے اگر نہیں تو کیا حکومت ایسا پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا اس کا ڈیزائن محکمہ زمینداروں کو مہیا کر سکتا ہے؟

(تاریخ وصولی 25نومبر 2008 تاریخ ترسیل 12 جنوری 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت انجینئرنگ ونگ کے زیر انتظام زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد 1987 سے اس ٹیکنالوجی پر کام کر رہا ہے۔ اور اس مقصد کے لیے چار عدد بائیو گیس پلانٹس مشینری ڈیمانسٹریشن فارم پر اپنے پٹہ داروں کے ڈیروں پر لگا رکھے ہیں۔ تمام بائیو

گیس پلانٹس چالو حالت میں ہیں اور تحقیقاتی مقاصد کے لئے ہر روز مختلف پیرا میٹر کا ڈیٹا لیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ بہت سے زمیندار یہاں آکر ان کو چالو حالت میں دیکھ کر ان سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ ہمارا ادارہ زمینداروں کے فارمز پر بائیو گیس لگانے کے سلسلہ میں مشاورتی اور تکنیکی خدمات فراہم کر رہا ہے اور بہت سے زمینداروں نے ہمارے تعاون سے اپنے فارمز پر بائیو گیس پلانٹس لگا رکھے ہیں۔

(ب) یہ پلانٹ فیصل آباد زرعی انجینئرنگ ریسرچ (ایمری) کے مشینری ڈیمانسٹریشن فارم پر پٹہ داروں کے فارم ہاؤسز پر لگائے گئے ہیں۔ جو زمیندار بائیو گیس پلانٹ لگانے کے خواہش مند ہوتے ہیں وہ زرعی انجینئر (ریسرچ) جھنگ روڈ، فیصل آباد ٹیلیفون نمبر 2652902۔041 پر رابطہ کر کے ڈیزائن سمیت ہر قسم کا تعاون حاصل کر سکتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 10 نومبر 2009)

محکمہ زراعت ڈی جی اور ڈائریکٹرز کی آسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2281: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت میں ڈائریکٹر جنرل اور ڈائریکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی اور کس کس گریڈ اور شعبہ جات کی ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تجربہ، تعلیمی قابلیت اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان اسامیوں پر تعینات آفیسرز کے نام، ولدیت، ڈومی سائل، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل بیان کریں؟

(د) ان میں سے کتنے آفیسرز مطلوبہ تعلیمی قابلیت، تجربہ اور گریڈ کے حامل ہیں اور کون کون سے ان ریکوائرمنٹ پر پورا نہیں اترتے؟

(ہ) کیا حکومت متعلقہ تعلیمی قابلیت، عہدہ اور گریڈ کے حامل افراد کی تعیناتی ان اسامیوں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 نومبر 2008 تاریخ ترسیل یکم جنوری 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت کے 8 شعبہ جات میں 5 عدد ڈائریکٹر جنرل (بی ایس 20) اور 37 عدد

ڈائریکٹرز (بی ایس 19) کی اسامیاں ہیں جن کی شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اسامیوں کے تجربہ اور تعلیمی قابلیت کے بارے میں شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اسامیوں پر تعینات ڈائریکٹر جنرل اور ڈائریکٹرز کے نام، ولدیت، ڈومی سائل، گریڈ تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) موجودہ سروس رولز اور تجویز کردہ سروس رولز کے مطابق سبھی آفیسر ان ریگولر ترقی کے اہل ہیں اور ان میں کوئی آفیسر ایسا نہ ہے جو مطلوبہ معیار پر پورا نہ اترتا ہو۔

(ہ) کیونکہ ان تمام اسامیوں پر بذریعہ پروموشن / ترقی ہونا مقصود ہے لہذا ان اسامیوں پر باہر سے کسی اور فرد کو تعینات نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم پہلے ہی ان اسامیوں پر اہل افراد سنیارٹی کے اعتبار سے عارضی / مستقل طور پر تعینات ہیں اور سروس رولز میں تبدیلی کے بعد سنیارٹی کے اعتبار سے انہی کو پہلے ترجیح دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 10 نومبر 2009)

ضلع میانوالی۔ قدرتی آفات کی وجہ سے کسانوں کو ریلیف دینے کی تفصیلات

*2449: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں سال 2008 کے دوران چنے کی کتنی پیداوار حاصل کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع میانوالی میں سال 2007 کے دوران قدرتی آفات کی وجہ سے کسانوں کی چنے کی فصل تباہ ہونے کی وجہ سے شدید مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے کسانوں کو ریلیف دینے کے لئے قرضہ جات میں کچھ عرصہ کے لئے چھوٹ دی تھی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے متذکرہ کسانوں کو آبیانہ بھی معاف کر دیا تھا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے متاثرہ کسانوں کو ریلیف دینے کے لئے جو رقم خرچ کی تھی وہ ابھی تک کسانوں کو نہ مل سکی؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) سال 09-2007ء کے دوران ضلع میانوالی میں چنے کی فصل 90300 ایکڑ پر کاشت کی گئی اور اس سے 18300 ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ 5.07 من فی ایکڑ تھی۔

(ب) سال 07-2006 کے دوران ضلع میانوالی میں چنے کی فصل 98300 ایکڑ رقبے پر کاشت ہوئی اور اس کی پیداوار 33600 ٹن تھی جو کہ 8.55 من فی ایکڑ تھی۔

07-2006ء میں چنے کی فصل قدرتی آفات سے تباہ نہیں ہوئی۔

(ج) نہیں۔

(د) نہیں۔

(ہ) جزو (ب) میں مفصل جواب دیا گیا ہے کہ قدرتی آفات سے فصل تباہ نہیں ہوئی اس لئے ریلیف دینے کا سوال غیر متعلقہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جون 2009)

اصلاح آبپاشی کے صوبائی دفاتر میں کتنے ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے بعد ملازمت دینے کی تفصیلات

*2572: جناب محمد اعجاز شفیع: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اصلاح آبپاشی کے صوبائی دفتر میں کتنے ملازمین ہیں جنہیں ریٹائرمنٹ کے بعد ملازمت دی گئی ہے۔ ان کی تفصیل بتائی جائے نیز بھرتی کرنے کا طریقہ بھی بتایا جائے؟

(ب) اگر محکمہ ریٹائرڈ اہلکاران و افسران کے ساتھ وقتاً فوقتاً مشاورت کرتا ہے تو معاوضہ کیا دیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 6 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 28 فروری 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کے صوبائی دفتر میں کوئی بھی ریٹائرڈ ملازم کام نہیں کر رہا ہے اور نہ ہی کسی ریٹائرڈ ملازم کو دوبارہ ملازمت پر تعینات کیا گیا ہے۔

(ب) کسی بھی ریٹائرڈ و ملازم / اہلکار کو کسی بھی پراجیکٹ یا دیگر معاملات کے صلاح و مشورے کیلئے نہیں بلایا جاتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی معاوضہ دیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 جون 2009)

ہب فارمر کا قیام و دیگر تفصیلات

*2792: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کسانوں کو بہتر معلومات فراہم کرنے کے لئے ہب فارمر کا قیام عمل میں لایا ہے؟

(ب) ہب فارمر کے قیام کی منظوری کس اتھارٹی نے کب دی؟

(ج) متذکرہ فارمر کو قابل عمل بنانے کے لئے سال 09-2008 کے دوران کتنی رقم رکھی گئی؟

(تاریخ وصولی 3 فروری 2009 تاریخ ترسیل 8 اپریل 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ہب فارمر پروگرام مئی 2008ء میں شروع کیا گیا ہے۔اس کا مقصد گاؤں میں ایک ترقی پسند زمیندار کے فارم کا انتخاب کرنا۔اس کو اور گاؤں کے دوسرے زمینداروں کو جدید ٹیکنالوجی فراہم کرنا اور اس کاشتکار کے ذریعے گاؤں میں اس ٹیکنالوجی کی نمائش کرنا ہے تاکہ گاؤں کے دوسرے کاشتکار اس کو دیکھ کر تقلید کریں۔اس ہب فارمر کے پاس کاشتکار اکٹھے ہوتے ہیں اور فیلڈ اسسٹنٹ اس جگہ اپنے دیئے گئے پروگرام کے مطابق جاتا ہے۔یہ ہب فارمر ہر سال تبدیل کر دیا جائے گا۔

(ب) ہب فارمر پروگرام کی منظوری سیکرٹری زراعت پنجاب نے دی۔

(ج) محکمہ ہذا نے ہب فارمر پروگرام کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی ہے۔یہ صرف کاشتکار اور توسیعی کارکن کے درمیان زیادہ بہتر روابط قائم کرنے کی ایک سعی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 نومبر 2009)

اصلاح آبپاشی کی تفصیلات

*2904: رانا آصف محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں آب پاشی کی اصلاح کے لئے حکومت کہاں کہاں کھالہ جات کو پختہ کر رہی ہے؟

(ب) کھالہ جات تعمیر کرنے کے لئے علاقے کے انتخاب کا کیا معیار ہے؟

(تاریخ وصولی 20 فروری 2009 تاریخ ترسیل 9 اپریل 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) صوبہ کے 29 اضلاع جن میں نہری کھالاجات موجود ہیں، پختہ کیا جارہا ہے۔

(ب) پنجاب کے تمام نہری علاقے جو کہ 29 اضلاع پر مشتمل ہیں، میں کھالہ جات کی تعمیر کے پروگرام میں شامل ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 10 نومبر 2009)

پنجاب میں کھاد کی بروقت دستیابی کے لئے حکومتی اقدامات

*3006: چودھری علی اصغر منڈا: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ فصل ربیع میں کھاد کی کمی پیش آئی حکومت اس قسم کی صورت حال سے بچنے کے لئے کیا اقدامات کب تک اٹھانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) آئندہ فصل خریف میں پنجاب میں کتنے رقبہ پر دھان کی کاشت کا اندازہ ہے، نیز اس سلسلے میں کھاد کی مختلف اقسام کی کتنی کتنی مقدار درکار ہوگی اور حکومت نے اس کی بروقت دستیابی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کھاد کی دستیابی میں حکومت پنجاب کا اختیار کس حد تک ہے اور حکومت اس کمی کے ذمہ داران کے خلاف کیا اقدامات کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 5 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ربیع 09-2008ء کے دوران فصل گندم کے کاشتہ رقبے میں اضافے کے باعث یوریا کھاد کی مانگ میں بھی اضافہ ہوا۔ یوریا کے حاضر سٹاک کی کم یابی اور درآمد میں تاخیر کے باعث دسمبر 2008ء اور جنوری 2009ء میں یوریا کی کمی کا سامنا کرنا پڑا ۔ لیکن ربیع کی فصل پر یوریا کھاد کا استعمال 20 لاکھ 71 ہزار ٹن ریکارڈ کیا گیا جو کہ پچھلے سال کے 20 لاکھ 86 ہزار کے مقابلہ میں بہت ہی کم فرق ہے۔ لیکن یہ کھاد چونکہ تاخیر سے پہنچی۔ اس لئے کاشتکار بھائیوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مزید برآں حکومت

پنجاب نے سال 2008 کے دوران کھاد کے گراں فروشوں اور ذخیرہ اندوزوں کے خلاف بھرپور مہم چلائی۔ اس مہم کے دوران 1808 چھاپے مار کر 139 ملزمان کو حراست میں لیا گیا۔ 1481 ایف آئی آر درج کروائی گئیں، اور 15 کروڑ 51 لاکھ 54 ہزار روپے کی ذخیرہ کردہ کھادیں قبضے میں لے لی گئیں۔ زیادہ قیمتیں وصول کرنے کے کے خلاف 41 لاکھ 25 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

لہذا حکومت پنجاب نے سابقہ صورتحال سے بچنے کے لیے وفاقی حکومت کو بروقت مطلع کیا ہے کہ یوریا کھاد کی ملکی پیداوار خریف 2009ء کی فصلات کے لئے ناکافی ہے لہذا بروقت درآمدات کو یقینی بنایا جائے تاکہ پنجاب کو 1845 ہزار ٹن یوریا کھاد فراہم کی جاسکے۔ علاوہ ازیں کھاد کے گراں فروشوں اور ذخیرہ اندوزوں کے خلاف مہم کو مزید شدت کے ساتھ جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ درآمدی یوریا کی تیز اور بروقت تقسیم کے لیے این ایف سی کی کھادیں ڈیلرز کے ذریعے فروخت کی جائیں تاکہ کسان بھائیوں کو گھر کے نزدیک صحیح نرخوں پر آسانی سے کھاد مہیا ہو سکے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں آئندہ فصل خریف میں تقریباً 43 لاکھ ایکڑ رقبہ پر دھان کی کاشت متوقع ہے۔ صوبہ پنجاب میں فصلات خریف کے لیے مجموعی طور پر 18 لاکھ 45 ہزار ٹن یوریا اور 4 لاکھ 7 ہزار ٹن ڈی اے پی کھاد درکار ہوگی۔ حکومت پنجاب نے فصلات خریف کے لیے کھادوں کی بروقت دستیابی کے لیے نتیجہ خیز منصوبہ بندی کی ہے جس کے تحت تمام اضلاع کو اہداف ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ان اہداف کے مطابق متعلقہ ضلع میں کھاد کی دستیابی کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات پر عمل درآمد کیا جائے گا:۔

1۔ کھاد بنانے والی کمپنیوں کی جانب سے تمام اضلاع کو روزانہ مہیا کی جانے والی کھاد کی متعلقہ ضلع کو فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا اور تمام اضلاع کے متعلقہ آفیسر بھی کھاد کی دستیابی کا مکمل ریکارڈ رکھیں گے۔

2۔ صوبہ پنجاب سے دوسرے صوبوں کو کھادوں کی غیر قانونی ترسیل روکنے کے لئے

بھرپور اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

3۔ وزیر زراعت پنجاب کے حکم پر محمد آصف خاں (پروجیکٹ ڈائریکٹر فروٹ اینڈ

ویجیٹیبل) خالد محمود

(ای ڈی او، رحیم یار خاں) کو ذاتی طور پر گوادر بھیجا گیا تاکہ پورٹ سے کھاد کی ڈلیوری اور ملک کے دوسرے حصوں میں ترسیل کی ذاتی طور پر نگرانی کر سکیں اور حکومت کو روزانہ کی بنیاد پر کھاد کی ترسیل سے متعلق رپورٹ دیں۔

4۔TCP (ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان) کے ذریعے باہر کے ملکوں سے درآمد شدہ کھاد کو NFML (نیشنل فرٹیلائزر مارکیٹنگ لمیٹڈ) کے 600 مقررہ کردہ ڈیلروں کے ذریعے صوبہ بھر کے کاشتکاروں کو حکومت کے مقرر کردہ نرخوں پر کھاد کی فراہمی کو یقینی بنایا جارہا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب فرٹیلائزر کنٹرول آرڈر 1973ء کے تحت کھادوں کو ترتیب (Regulate) کرتی ہے اور اسی کے تحت ہی کھادوں کی ذخیرہ اندوزی اور گراں فروشی کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ اسی اختیار کو استعمال کرتے ہوئے محکمہ زراعت نے سال 2008ء میں 1481 اور سال 2009ء میں 30 اپریل (اختتام ربیع 09-2008) تک 243 ایف آئی آر درج کروائیں اور اگر دوبارہ ایسی صورتحال پیدا ہوئی تو مزید سخت اقدامات کیے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 نومبر 2009)

ڈی ڈی او زراعت چک جھمرہ کے زیر استعمال گاڑیوں کی تعداد و تفصیل

*3013: جناب محمد اجمل: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ڈی او زراعت چک جھمرہ (فیصل آباد) کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں، ان کے نمبر اور ماڈل بتائیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کس کس کے استعمال میں ہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) ان گاڑیوں کے سال 08-2007 اور 09-2008 کے مرمت اور پٹرول / ڈیزل کے اخراجات بتائیں؟

(د) گاڑی نمبر ایل ایچ آر 7549 جس کے زیر استعمال ہے اس کا نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(تاریخ وصولی 6 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 8 اپریل 2009)

جواب

وزیرزراعت

(الف)ڈی ڈی اوزراعت (توسیع) چک جھمرہ (فیصل آباد) کے پاس ایک گاڑی ہے۔

گاڑی نمبرLHR-7549سوزوکی جیپ ماڈل1987ء

(ب) یہ گاڑی ڈی ڈی اوزراعت (توسیع) چک جھمرہ کے عہدہ کے ساتھ منسلک ہے اس کا استعمال بھی ڈی ڈی اوزراعت چک جھمرہ ہی کرتا ہے۔

نام	عہدہ	گریڈ
محمدافضل ولد دین محمد	ڈی ڈی اوزراعت (توسیع) چک جھمرہ (فیصل آباد)	18

(ج) گاڑی نمبرLHR-7549کے سال08-2007ءاور09-2008ءکے مرمت اور پٹرول کے اخراجات مندرجہ ذیل ہیں:

سال08-2007ء	سال09-2008ء
مرمت64900روپے	24387روپے
پٹرول137818روپے	126935روپے

(د) گاڑی نمبرLHR-7549ڈی ڈی اوزراعت (توسیع) چک جھمرہ ضلع فیصل آباد کے زیر استعمال ہے۔

نام	عہدہ	گریڈ
محمدافضل ولد دین محمد	ڈی ڈی اوزراعت (توسیع) چک جھمرہ (فیصل آباد)	18

(تاریخ وصولی جواب10نومبر2009)

ڈی ڈی اوزراعت چک جھمرہ، ملازمین کی تعداد و تفصیل

*3014: جناب محمداجمل: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت چک جھمرہ (فیصل آباد) کے دفتر میں کتنے ملازمین کام کررہے ہیں؟

(ب)اس آفس میں گریڈ 11 اور اوپر کی کتنی اسامیاں ہیں،ان پر کام کرنے والے ملازمین کے نام،عہدہ،گریڈ اور تعلیمی قابلیت بیان کریں؟
(ج)اس آفس میں کتنے ملازم مستقل ہیں اور کتنے ملازم ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں؟

(د)ڈیپوٹیشن پر کام کرنے والے ملازمین کے نام،عہدہ،اور گریڈ علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(تاریخ وصولی 6 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 8 اپریل 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف)ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت چک جھمرہ (فیصل آباد) کے دفتر میں کل سات ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب)اس آفس میں گریڈ 11 اور اوپر کی اسامیوں پر کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

#	نام بمعہ ولدیت	عہدہ	گریڈ 18	تعلیمی قابلیت
1	محمد افضل ولد دین محمد	ڈی ڈی او زراعت	17	ایم ایس سی آنرز زراعت
2	ساجد محمود قاسم ولد محمد حبیب	زراعت آفیسر	17	ایم ایس سی آنرز زراعت
3	محمد ظفر اقبال ولد محمد یعقوب	زراعت آفیسر	17	پی ایچ ڈی (ایگری توسیع)
4	ذوالفقار علی ولد نظام الدین	زراعت آفیسر	12	ایم ایس سی آنرز زراعت
5	محمد شفیق ولد بشیر احمد	زراعت انسپکٹر	11	میٹرک بمعہ ڈپلومہ ایف اے
6	زاہد شفیق ولد محمد شفیق احمد	فیلڈ اسسٹنٹ	11	میٹرک بمعہ ڈپلومہ ایف اے
7	محمد افضل ولد محمد صدیق	فیلڈ اسسٹنٹ	11	میٹرک بمعہ ڈپلومہ ایف

				اے
8	علی احمد ولد ظفر اقبال	فیلڈ اسسٹنٹ	11	میٹرک بمعہ ڈپلومہ ایف اے
9	صدیق مسیح ولد شاہنا مسیح	فیلڈ اسسٹنٹ	11	میٹرک بمعہ ڈپلومہ ایف اے
10	طارق مصطفی ولد حکم دین	فیلڈ اسسٹنٹ	11	میٹرک بمعہ ڈپلومہ ایف اے
11	محمد شفیق ولد عبدالعزیز	فیلڈ اسسٹنٹ	11	میٹرک بمعہ ڈپلومہ ایف اے
12	منور حسین ولد فضل احمد	فیلڈ اسسٹنٹ	11	میٹرک بمعہ ڈپلومہ ایف اے
13	طارق سلیم ولد حمید احمد	فیلڈ اسسٹنٹ	11	میٹرک بمعہ ڈپلومہ ایف اے
14	شاہد حسین ولد نور محمد	فیلڈ اسسٹنٹ	11	میٹرک بمعہ ڈپلومہ ایف اے
15	بہادر علی ولد مقبول احمد	فیلڈ اسسٹنٹ	11	میٹرک بمعہ ڈپلومہ ایف اے
16	محمد ایوب ولد سیف الملوک	فیلڈ اسسٹنٹ	11	میٹرک بمعہ ڈپلومہ ایف اے
17	رفاقت اعلی ولد عبدالغنی	فیلڈ اسسٹنٹ	11	میٹرک بمعہ ڈپلومہ ایف اے
18	مقصود احمد ولد ہوش محمد	فیلڈ اسسٹنٹ	11	میٹرک بمعہ ڈپلومہ ایف اے

(ج)اس آفس میں تمام ملازمین مستقل ہیں اور ڈیپوٹیشن پر کوئی ملازم کام نہیں کر رہا ہے۔

(د)ڈیپوٹیشن پر کوئی ملازم کام نہیں کر رہالہذانام، عہدہ اور گریڈ علیحدہ علیحدہ کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 نومبر 2009)

کاٹن ریسرچ اسٹیشن پرانا شجاع آباد روڈ ملتان کا قیام و دیگر تفصیلات

*3405: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کاٹن ریسرچ اسٹیشن پرانا شجاع آباد روڈ ملتان کب قائم کیا گیا تھا اس کے مقاصد بتائیں؟

(ب) یہ کتنے رقبہ پر قائم ہے؟

(ج) اس میں کس کس فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(د) اس ریسرچ اسٹیشن سے اگر کسی فصل کا کوئی نیا بیج پیدا کیا گیا تو اس بیج اور فصل کا نام بتائیں؟

(ہ) یہ ریسرچ اسٹیشن کس حد تک اپنے مقاصد میں کامیاب ہوا ہے؟

(و) اس ریسرچ اسٹیشن کے سال 08-2007 اور 09-2008 کے اخراجات اور آمدن بتائیں؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2009 تاریخ ترسیل 20 جون 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) 1935ء میں کپاس پر تحقیقی نتائج کی ٹیسٹنگ کیلئے ملتان میں کاٹن ریسرچ سب اسٹیشن قائم ہوا جس کو بعد ازاں ترقی دیکر کاٹن ریسرچ اسٹیشن بنا دیا گیا۔

کاٹن ریسرچ اسٹیشن کے مقاصد:-

کاٹن ریسرچ اسٹیشن کے مقاصد میں کپاس کی ایسی اقسام تیار کرنا ہے جو مندرجہ ذیل اوصاف کے حامل ہوں:-

1۔ فی ایکڑ زیادہ پیداوار ہو

2۔ کوالٹی کے لحاظ سے لمبا ریشہ، مناسب نفاست اور مضبوط دھاگہ بنانے کی حامل ہوں۔

3۔ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت، خصوصاً پتہ مروڑ وائرس کے خلاف قوت مزاحمت

4۔ اگیتی اور جلد پکنے کی صلاحیت موجود ہو

5۔ گرمی کے خلاف قوت برداشت رکھتی ہوں

6۔ پانی کی ضروریات کم رکھتی ہوں

7۔ ضرر رساں کیڑے خاص طور پر امریکن سنڈی، گلابی سنڈی اور چتکبری سنڈی کے خلاف مزاحمت رکھتی ہوں

8۔ کپاس کے کاشتکاروں کی راہنمائی کیلئے کپاس کی نئی اقسام کی جدید ٹیکنالوجی تیار کرنا۔

9۔ کپاس کے کاشتکاروں کو مفت زرعی مشاورتی سہولت مہیا رکھنا

10۔ کپاس کی ترقی کیلئے جرم پلازم کو بڑھانا

(ب) کاٹن ریسرچ اسٹیشن ملتان کے تحت کل رقبہ 79 ایکڑ ہے جو مندرجہ ذیل دو حصوں میں منقسم ہے۔

براہ راست کاشت کا رقبہ = 30 ایکڑ

مزارعین کے زیر کاشت = 94 ایکڑ

(ج) کاٹن ریسرچ اسٹیشن، ملتان کپاس کی ترقی و تحقیق کیلئے تخصیص رکھتا ہے۔

(د) اس کاٹن ریسرچ اسٹیشن، ملتان پر اب تک 15 کپاس کی نئی اقسام تیار کی جا چکی ہیں جو کہ حکومت پنجاب نے عام کاشت کیلئے منظور کی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس ریسرچ اسٹیشن نے پنجاب میں اور بالخصوص جنوبی پنجاب میں کپاس کی تحقیق اور ترویج کیلئے کلیدی کردار ادا کیا ہے اور اب تک کپاس کی 15 نئی اقسام تیار ہو چکی ہیں جن میں سے ایم این ایچ 93 بہت اہم قسم ہے جو کہ اپنی پیداوار اور بہتر کوالٹی کی وجہ سے مشہور ہے۔ 92-1991 کے سال میں جب پاکستان نے ریکارڈ پیداوار حاصل کی تھی۔ اس وقت اس ادارہ کی مشہور قسم ایس 12 چالیس فیصد رقبہ پر کاشت تھی۔ ایم این ایچ 352 پہلی قسم تھی جس میں گرمی کے خلاف قوت مدافعت تھی۔ پتہ مروڑ وائرس کے آنے کے بعد کاٹن ریسرچ اسٹیشن کی بدولت کپاس کی قسم ایم این ایچ 786 تیار ہوئی جو کہ عام کاشت کیلئے 2006 میں منظور کی گئی۔ سی آر ایس ایم 38 حال ہی میں ایکسپرٹ سب کمیٹی نے عام کاشت کیلئے ایک نئی قسم کے طور پر منظور کی ہے۔ جس میں وائرس کے خلاف مزاحمت رکھتی ہے اور اس قسم نے پتہ مروڑ وائرس کے شدید متاثرہ علاقوں میں بھی بہتر پیداوار دی ہے۔ یہ جلد پک کر تیار ہونے والی قسم ہے۔ یہ قسم گندم۔ کپاس۔ گندم کی کاشت کی ترتیب میں بہت مفید ہے۔ اس کی اگیتی پکنے کی صلاحیت کی

وجہ سے گندم کی اگیتی کاشت کر کے گندم سے بھی فی ایکڑ زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

سی آر ایس ایم 2007 نئی آنے والی قسم ہے۔ جس میں گرمی کو برداشت کرنے کی بہت صلاحیت ہے۔ گزشتہ سال 2008 میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کے فارم پر اس قسم کی فی ایکڑ پیداوار کا موازنہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بی ٹی کاٹن کی تیاری / ضرر رساں کیڑے، امریکن، گلابی و چتکبری سنڈی کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کا تیار کرنا۔ کسان کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بی ٹی کاٹن کی اقسام کی تیاری کا کام جاری ہے۔ ایم این ایچ 786 کو بی ٹی کاٹن میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جبکہ سی آر ایس ایم 38 کو بی ٹی کاٹن میں تبدیل کرنے کا کام جاری ہے۔ جاری تحقیق کے نتائج ذیل کے گوشوارہ میں درج ہیں۔

قسم	پودے کا قد (سینٹی میٹر)	گانٹھیں فی پودا	پتہ مروڑ وائرس کا حملہ فیصد	کن (فیصد)	ریشہ کی لمبائی (فیصد)	ریشہ کی نفاست (مائیکروگرام فی انچ)
ایم این ایچ 786	120	45	35	39.5	27.8	4.7
سی آر ایس 38	133	50	12	39.0	28.5	4.6
ایم این ایچ 837	143	41.2	7.9	43.7	27.7	4.8
ایم این ایچ 554	150	66	15.5	41.1	28.0	4.8

اس کے علاوہ ہائبرڈ کاٹن تیار کرنے کیلئے بہتر کمبائنز (Combiner) تیار کر لئے گئے۔

جن سے آنے والے سالوں میں بہتر ہائبرڈ کاٹن سیڈ تیار کیا جا سکے گا۔ جس میں بہتر پیداوار اور اچھی کوالٹی کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے۔ سی 27 ایسا ہائبرڈ ہے جو کہ کم پانی والے علاقوں کیلئے انتہائی موزوں ہے۔

قسم	پودے کا قد	گانٹھیں	ٹینڈے فی	پتہ مروڑ	کن	ریشہ کی	ریشہ کی

	(سینٹی میٹر)	(سینٹی میٹر)	پودا	وائرس کا حملہ فیصد	(فیصد)	لمبائی (فیصد)	نفاست
سی26	144	33.4	45	12.0	38.5	27.7	4.8
سی27	151	34.5	50	10	39.0	28.5	4.6
سی آئی ایم 496	65.5	25	15.3	88	40.1	28.5	5.2

پتہ مروڑوائرس پر نئی تحقیق

مقصد:پتہ مروڑوائرس کے خلاف مزاحمت رکھنے والے جین / جینز کا دیسی اور جنگلی اقسام سے امریکن اقسام میں منتقلی۔کیونکہ امریکن کپاس میں پتہ مروڑوائرس کے خلاف قوت مزاحمت نہیں ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ تقریباً12 ہزار لائنیں (ملکی وغیر ملکی) اس بیماری کے خلاف ٹیسٹ کی گئیں۔ لیکن کوئی بھی قسم مزاحمت ثابت نہ کر سکی۔اس لئے حکومت پنجاب نے خصوصی طور پر اس انٹر سپیسفک ہائبرڈ (Inter specific Hybrid) پر تحقیقاتی کام شروع کیا ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)اس ادارے کے سال08۔2007اور09۔2008 کی آمدن اور اخراجات مندرجہ ذیل ہیں۔

سال	اخراجات	آمدن
2007۔08	10091364	991000
2008۔09	12259786	1210000

(تاریخ وصولی جواب13جنوری2010)

پنجاب کے کھالہ جات کو پختہ کرنے کی تفصیلات

*3476:جناب خالد جاوید اصغر گھرال: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں بیشتر کھالہ جات کو ابھی تک پختہ نہیں کیا گیا؟

(ب)قومی منصوبہ برائے اصلاح کھالہ جات میں اس وقت کتنے فنڈز مختص ہیں؟
(ج)مذکورہ منصوبہ کب تک پایہ تکمیل تک پہنچنے کاامکان ہے کہ تمام کھالہ جات پختہ ہو جائیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کوآگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 15 مئی 2009 تاریخ ترسیل 26 جون 2009)

جواب

وزیرزراعت

(الف)یہ درست نہ ہے۔
پنجاب میں کل پختہ اور ناپختہ کھالہ جات کی تعداد کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔
پنجاب کے کل کھالہ جات کی تعداد:58110
پختہ کیے گئے کھالہ جات کی تعداد:38000(1977ء سے جون 2009ء تک)
ناپختہ کھالہ جات کی بقیہ تعداد:20110
(ب)رواں مالی سال(10۔2009)میں وفاقی حکومت نے قومی پروگرام برائے "اصلاح کھالہ جات" کے تحت صوبہ پنجاب کے لئے وفاقی ترقیاتی پروگرام (PSDP)میں 4ارب روپے مختص کئے ہیں جن میں ابھی تک صرف 9کروڑروپے موصول ہوئے ہیں۔
(ج)قومی منصوبہ برائے"اصلاح کھالہ جات"کااصل دورانیہ جولائی 2004 سے 30 جون 2008 تک تھا لیکن مقررہ بقایافنڈز جاری نہ ہونے کی وجہ سے منصوبہ میں دوسال کی توسیع کی گئی ہے اب یہ منصوبہ 30 جون 2010 کو پایہ تکمیل کو پہنچنے کاامکان ہے جو فنڈز کی فراہمی سے مشروط ہے تاہم تمام کھالہ جات کوپختہ کرنے کیلئے مزید کافی فنڈز درکار ہوں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اکتوبر 2009)

پی پی 233 میں پانی کے کھالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3542: سردار خالد سلیم بھٹی: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)حلقہ پی پی 233 بورے والا میں پانی کے کھالوں کی تعداد کتنی ہے؟
(ب)مذکورہ حلقہ میں پختہ اور ناپختہ کھالوں کی تعداد علیحدہ علیحدہ بتائی جائے؟
(ج)ناپختہ کھالوں کو کیا حکومت پختہ کرنے کاارادہ رکھتی ہے، اگرہاں توکب؟

(تاریخ وصولی 25 مئی 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیرزراعت

(الف)حلقہ پی پی 233 بوریوالہ میں کل کھالاجات کی تعداد 114 ہے۔

(ب)مذکورہ حلقہ میں پختہ کھالاجات کی تعداد 77 ہے۔ جبکہ ناپختہ کھالاجات کی تعداد 37 ہے۔

(ج)جی ہاں! حکومت ناپختہ کھالوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ حلقہ پی پی 233 میں اس سال دستیاب فنڈز سے 12 کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے۔ مزید فنڈز جاری ہوتے ہی بقایا کھالاجات کو پختہ کردیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جنوری 2009)

لاہور | ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ
24 جنوری 2010 | قائم مقام سیکرٹری